إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحِكْمَةً وَإِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا

من تصنیف جناب مولوی محمد عبد الرحیم شاہ صاحب گھنیوری

نغمۂ راز

المعروف بہ

دیوان رحیم

سنہ ۱۳۱۱ھ

بحسب فرمایش شیخ غفور بخش صاحب تاجر کتب۔ آگرہ۔ بازار سیب

در مطبع ابو العلائی باہتمام شیخ غفور بخش طبع شد

قیمت فی جلد (۱۳ر)

اطلاع ہمارے مطبع مین ہر قسم کی کتب علاوہ ان کے موجود ہین علی محمد علی محمد فرنگی

نام کتب	قیمت	نام کتب	قیمت	نام کتب	قیمت
دیوان ضامن	۲/	کلیات امیراللہ تسلیم	۱۴/	دیوان جرار	۳/
کلیات ناسخ	۱۲/	دیوان مرقع الغیب	۱۱/	دیوان غالب	۴/
کلیات میر تقی	عہ/ ۶/	دیوان آتش	۸/	کلیات سودا	[illegible]
دیوان وزیر	عہ	دیوان ظفر	۲/	کلیات ظفر	[illegible]
دیوان رند	۲/	آفتاب داغ	۱۲/	گلزار داغ	[illegible]
کلیات نظیر	۵/	کلیات رند	۷/	چمن بے نظیر	[illegible]
دیوان مشکل	۳/	دیوان رحیم	۳/	دیوان عزیز	[illegible]
کلیات صبا	۵/	دیوان آغا	۸/	دیوان یادگار	[illegible]
شرح دیوان حافظ	عہ/	کلیات مظہر عشق	۷/	دیوان حافظ	۱۰/
میر حسن	۱۰/	مثنوی قلق	۱۰/	مثنوی گلزار نسیم	[illegible]
دیوان گویا	۳/	کلیات سعید	۴	دیوان رسوا	[illegible]
فتوحات شوق	عہ	دیوان شہیدی	۴/	مثنوی عطیہ غیبی	[illegible]
دیوان غوث پاک	۳/	دیوان ناصر علی	۴/	دیوان لطف	[illegible]
ارمغان	۵/	چشمہ شیریں	۱/	اگر گل	[illegible]
دیوان عاشق	۲/	کلیات ضامن	۶/	گل صنوبر	۲/
دیوان جرأت		کلیات انشا اللہ خان	۴/	دیوان نیاز	۱۰/
دیوان فدا جلد ثانی	۱۱/	دیوان عاقل	۳/	بہارستان سخن	۷/
دیوان خواجہ سرور	۲/	دیوان عرب	۱/	دیوان سخن	[illegible]

بلبلانِ کہن سے تو خوبیِ گل سنلی لیکن
اب جگہ تھام کے بیٹھو میری باری آئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مطلع

لوح دل پر نقش ہو وہ نقش الا اللہ کا
ہے سرِ دیوان پہ اپنے تاج بسم اللہ کا

واجب و امکان عدم رہتا ازل سے تا ابد
کر کھنچتا درمیان برزخ رسول اللہ کا

مدح کب ہو رقم سے غلامان محمد کا
جنکی ٹھوکر مین اٹھے ہو قُم باذن اللہ کا

حمد و سپاس خالقِ زمان و زمین ذوالقوۃ المتین سخن آفرین مین خامہ بھی سجود صفحۂ قرطاس پر پردہ صریر مین نوائے سبحان ربی الاعلیٰ بلند ہو نظم

الحق کہ وہ ایسا ہی معبود ہے
قلم جو لکھے اوس سے افزود ہے

ہے تیرا نور ہر ذرہ مین پیدا
تری ہے شان ہی سب مین ہویدا

اجمالِ گلرخان جلوہ ترا ہے
کوئی کیا جانے تو کس مین ہے کیا ہے

گلستان مین اگر گل خندہ زن ہے
تو بلبل نالہ کش طرف چمن ہے

کہین تو عشق سے آتش لگائی — کہین دی حسن کو جلوہ نمائی
کہین لیلے پہ مجنون کو لبہایا — کہین شیرین پہ ہو فرہاد شیدا
کوئی کشتہ کہین تلوار کا ہے — کوئی بسمل نگاہ یار کا ہے
صدف کے دلمین گوہر تو نے بخشا — کہین پتہر مین جوہر تو نے بخشا
زمین و آسمان تو نے بنایا — تماشا ایک قدرت کا دکہایا
فرشتے تمام سے تیرے ہین قائم — کیا کرتے ہین تیرا ذکر دائم
کہین گلزار کو آتش بنایا — کہین آتش سے ایک جلوہ دکہایا
لب عیسیٰ مین جان بخشی ہے تجہسے — ادا اوصاف تیرے کیا ہون مجہسے

تبارک اللہ احسن الخالقین **نعت** حضرت سید المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین
مین کلک دو زبان سے نغمۂ اعتراف و ماینطق عن الہوے ان ہو الا وحی یوحی
و صد اے تحو نئے و ما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین **ابیات**

قلم اب نعت احمد کچہہ رقم کر — پئے تعظیم احمد پشت خم کر
نہ جسکے مرتبہ کو پہنچے افلاک — اوسیکی شان مین آیا ہو لولاک
وہ ہے شیر بیابان نبوت — ہوئی ختم اوسپہ عالم مین خلافت
روح انور پہ ہو اونکی تسلیم — آل اطہر پہ ہو اون کی تسلیم

صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ اجمعین الی یوم الدین آمین

دیکہین بلبل ہے یا ہے خامہ — کیسا رنگین نوا ہے خامہ

گل افشانی جو ہو وہین سے
رنگین تر ہون ورق چمن سے

ہر لفظ مین حور کی چمک ہو
جنت کے پہول کی مہک ہو

سنبل ہے بہار خوش بیانی
ہر گل مین ہزار لن ترانی

ہے طوطی کلک صاف تقریر
آئینہ صفحہ چشم تحریر

ہر دائرہ ہالۂ قمر ہے
ہر بیت کہکشان کا گہر ہے

مہتاب سے کرتے ہین اشارے
نقطے مرے نگینے ستارے

خورشید نما شروع نامہ
ہے مطلع نور نوک خامہ

کیا زور پہ معنی رقم ہے
نیزہ مرے ہاتھ مین قلم ہے

ہاتو نپہ ہے سرنوشت جسکے
عظمت سر دست ہے یہ اوسکی

کہنے کو یہ بے سخن زبان ہے
فرمائے بے سخن کہان ہے

سر داشتہ دست مدعا ہون
سر خم بجناب کبریا ہون

وہ بات سخنور و سمین کہہ جائے
اس میرے قلم کی نوک رہجائے

مناجات

یارب مرے سینہ مین وہ دے نور
ہو دل سے خیال غیر کا دور

ہر شے مین ترا کمال دیکھون
ہر سمت ترا جلال دیکھون

دل مین تری یاد یون سمائے
کچھ تیرے سوا نظر نہ آئے

دے گرمی عشق مرے دلمین
کچھ آگ بہر دے آب وگل مین

زائل غم عشق غیر ہو جائے
انجام مرا بخیر ہو جائے

ترے ہی جمال کا رہے شوق
ترے ہی وصال کا رہے ذوق

اَمّا بعد فقیر حقیر سیّد محمد عبد الرحیم شاہ متخلص رحیمی گنجوری عفی اللہ عنہ بن مولانا محمد سیّد حبیب شاہ صاحب - یون کلکِ زرنگار سے صفحۂ قرطاس پہ آرایش دیتا ہے کہ اس عالم ناپایدار مین کسی چیز کو قرار نہین اور ہستی پہ سبکا مدار ہے اوس ذات لازوال کو بقا ہے باقی سب کو فنا ہے مگر ایک گلستان سخن کہ خزان جہان اسکے گلون پہ نہین آتی اور چورون کی چوری اور راہزنون کی سینہ زوری سے یہ دولت کہین نہین جاتی گلستان اسکا ہمیشہ تازہ و خرم رہتا ہے اسکی نہرون مین زلالِ زندگانی بہتا ہے اسکے مکان کی بنا کو زلزلہ کا کچھ خطر نہین اور اسکے ایوان کی قندیل کو صرصرِ فنا سے مطلق ضرر نہین ہے یہ دولت خرچ کرنے سے دن دونی رات چوگنی ہوتی ہے اور طبع کی روانی کدورت خاطر مین کھوتی ہے یہ وہ دریا رواں ہے کہ کبھی نہین سوکھتا اور یہ وہ چشمۂ فیض ہے کہ کبھی نہین بند ہوتا ہے

کشایش ہو دل کو کچھ بوستان سے	سروکار ہے اوسکو بادِ خزان سے
عبث ہے غرض دل لگانا کسی سے	بہت ہے خوب ہے شغل ہر دم اسی سے

اسی باعث سے نئے نئے خیال دلمین آتے تھے اور طرح طرح کے اندیشے خاطر مین گذرتے تھے کہ اس عالم نقش بر آب مین کوئی ایسا نقشہ جمائے کہ دوستون اور آشناون مین یادگار رہجائے اور ایک ایسا گلستان بیخزان لگائیے کہ جسکے پھولون کی خوشبو سے اہل معنی کے مشام مشک آگین اور اوسکی حلاوت سے کام ارباب سخن شیرین ہو جاوے لیکن مدت سے یہ عزم بالجزم دل کا دل ہی مین تھا اور محبوب اس مقصد کا بے لباسی سے نہایت منفعل تھا

الا و رینولا اس خاکسار کی دعا پایۂ اجابت کو پہنچکر بدرگاہ قاضی الحاجات قبول ہوئی اور آرزوے خاطر برائے تمنا دل حصول ہوئی اور چند جواہر جو بساط مین تہے تمام جوہر شناسون کی نظر دقیقہ سنج پر نثار کئے ہر چند جوہر شناسون کی نگاہ مبارک مین کم قدر یوت کی حقیقت ہے اور گوہر ابدارکو آگے سیپ کی کیا منزلت ہو الاگلستان انصاف کرباغبان خوب جانتے ہین کہ گل کے ساتہہ کانٹے کا ہونا اور سورج کے مقابل کالی گھٹا آنا کچہہ عجب نہین ہے اسلئے اصحاب دانش سے یہ امید رکہتا ہون کہ میری یاوہ گوئی پر نیک ہی نظرون سے نہ دیکہین بلکہ اگر کہین التزام کلام مین سہو و خطا نظر اوے تو اوسپر لطف و کرم فرماکر اصلاح دین کہ بے عیب خدا کی ذات ہے - انتہی ۵

سال تصنیفش بگو رحیمی	یک ہزار و سہ صد و سہ ہجری

ماہ شوال آمین آمین یارب العالمین ثم آمین

ردیف الالف

ہم اوس صنم کی کرین پرستش مدام جسپا یار ہوگا — حدوث اوسکو نہین ہے ہرگز قدیم وہی خدا رہیگا

مقام ہوہی تمام عالم وہی نظر مین بسا رہیگا — یہ سخن اقرب کہا اسنے نہ ہمسر آکے دم جدا رہیگا

آکہی کبتک یہ دل ہمارا اسیر زلف دوتا رہیگا — رہائی اسکی ہے غیر ممکن اسی بلا مین پہنسا رہیگا

چلیگا خنجر جو ستمگر ہمارے سر پر سدا رہیگا — ہمارے تسلیم سر ہمارا ابہی یہ خنجر جہکا رہیگا

… یہی بہیجا یہ ابر باران کہ گنہگاران ہونیپہ رہیگا — برستی رہونیگی چشم گریان تمام جنگل ہرا رہیگا

…ل جانانکا ہے تصور یہ دیکھو کیسا ہوسپہ رہیگا — شب جدائی ہے کٹتی مشکل اسیکا کہٹکا لگا رہیگا

مدام رہو ہمیشہ تھا یہی بتاؤ صاحب یہ کیسا ہوگا — وہ بوسے ہنسکر ملینگے اوسسے جو ہمسے کیسا رہیگا

جو تجھکو کرنا ہے کر لے ہمدم اجل ہے سر پر سوار ہر دم
یہ دم غنیمت ہے میرے ہمدم جو دم کو یہ دم نہ پائیگا

نہ مرد میخوار اور نہ ساقی نہ شاہ رہیگی نہ شاہ عرفی
رہا نہ کوئی رہیگا باقی فقط خدا ہی خدا رہیگا

نہ خوف یوم الحساب کا ہے بہروسہ امتکا آپکا ہے
ہمارا حامی جو مصطفیٰ ہے شفیع روز جزا رہیگا

جلایا غم نے جگر و سینہ قرینہ یارب ہے بیقریب
دکھا رحیم کو شہر مدینہ وہی نظر مین بسا رہیگا

ہے تصور سخت مجھکو اک بت بے پیر کا
سنگ پہ لکھا ہے کیا نامہ میری تقدیر کا

نقش دلپر ہے مرے اس سرمہ کی تحریر کا
کام آنکھوں نے ارے ظالم لیا تسخیر کا

ہے فلک پر شور اپنی آہ بے تاثیر کا
نشتر طائر تک نشانہ بنگا اس تیر کا

تکیہ ہے کسکو عمل قایل ہوں کب تدبیر کا
ناصحا ہوگا وہی لکھا ہے جو تقدیر کا

دیکھے آتے ہی مرے سب زخم دل اچھے ہوگئے
سبزۂ خط کیا نوشتہ تھا میری تقدیر کا

تھے اپنا اب زمین پر آسمانسے کم نہین
دل مین نقشہ کھچگیا ہے چاندسی تصویر کا

او بت ترسا خدا سے ڈر نہ دے یون ٹھوکرین
فرش رہ کوچہ مین ہے دلہر جوان و پیر کا

تا کمر ہین سیلاب مجھ مجنون کی آنکھوں سے بہا
بنگیا گرداب ہر حلقہ مری زنجیر کا

سوز ہجر انسے ہوئین ہین خاک میری ہڈیان
ضبط کی تاثیر سے پتلا بنا اکسیر کا

آج میخانہ پہ واعظ بچکے بیٹھے ہین شراب
شیخ جی قائل ہوں مین اس آپکی تدبیر کا

خاک پاے یار کا اکسیر سے بہتر نہین
مین سراسیمہ عیش طالب ہوا اکسیر کا

اشک کے دریا بہی یہ یاد زلف یار مین
ہے گمان اب غوطہ سر پر دام گلگیر کا

ہوگیا مجنون مین ایک عیسی نفس کو عشق پر
شور ہے چرخ چہارم تک مری زنجیر کا

ہاتھ کیسے خالی آتا ہے ہلاتا نامہ بر
کیا جواب صاف پاسخ تھا میری تحریر کا

دل لہو کیا اور بت کا پتھر مین بھی ہوتا ہے اثر
تا فلک پہنچے ہے نالہ صاحب تاثیر کا

آگیا گہوارہ سے طفلی مین جنازہ کا خیال / ہوگئی یاد کفن عالم جو دیکہا شیر کا

ہوگیا گشتہ رحیم اک سیم تن کے عشق مین
کیون نہ اپنی خاک پر عالم ہوا اکسیر کا

نکلجائے نہ دم میرا نہ لو تم نام جانیکا / اجل کو ڈہونڈہ آجائیگا موقع بہانیکا
نہین کہلتا ہے عقدہ غنچۂ تر کے مسکرانیکا / لبا ہے دہن شاید شوق بلبل کو تڑپانیکا
نہین شکوہ مجھے گہر پر ترے غیرونکو رہنیکا / نکر پہر خدا تو قصد گہر غیرون کو جانیکا
شب ہجر انکو سوتا ہے تو روز وصل پیدا ہو / الم سکے تو رستہ ہو خوشی کو دلمین آنیکا
جگر ہے چاک سینہ شق اور دل زخمی ہے تیر پا / بتا اے چارہ گر ہوگا رفو کس کس ٹہانیکا
تمنا ہے یہی دلمین ترے ہاتہو نسے قاتل ہو / تماشا دیکہے اک عالم ہمارے سر کٹانیکا
کبھی چین پر جبین ہو اور کبھی ہو خندہ پیشانی / نکالا تم نے ڈہنگ اچہا رولا کر او ہنسانیکا
قیامت آئیگی ہو جائیگا برپا ابہی فتنہ / خدا کیو اسطے مت نام لو اوٹہکر جانیکا
اٹہے ہو جب ترا ای جذب دل دوڑے ہے چلے آ / ارادہ کر چکے جب پاؤن مین مہندی لگانیکا
شب وصل قرین مجکو کہ میری عیب پوشی کی / یہ روز ہجر کا ہی کام تہا خاک کا اوڑانیکا
ہوے پیدا ہوئے دم مین مثال موج دریا ہم / نہ شادی زیست کی ہمکو نہ غم ہے موت آنیکا

تمنا آگے آگے دیکہیے کیا کیا کرے رحیم
ابہی تو سر ہے اور پتہر ہے اوسکے آستانیکا

مغرور نہ ہو حسن پہ ایجان نہ رہیگا / مہمان ہے کوئی دم کا یہ مہمان نہ رہیگا
جائیگی خزان فصل بہار آئیگی اکدن / گلشن مین صدا بلبل نالان نہ رہیگا
شداد کیا تونے جو دعوے خدائیگا / معلوم نہین تہا کہ یہ سامان نہ رہیگا

گر وصل ہوا اوس بت مہوش کا میسر
یہ طول ترا ای شب ہجران نہ رہیگا

وہ قامت موزون جو کبھی باغ مین آیا
سیدھا یہ کبھی سرو گلستان نہ رہیگا

دیوانو سے کہدو کہ چلی باد بہاری
باقی اب کوئی تار گریبان نہ رہیگا

گریہ و زاری کا یہی ہے گر یہی عالم
ڈوبیگا جہان دیدہ گریان نہ رہیگا

نکلیگی میرے سینہ سے جب آہ سوزان
جل جائیگا یہ گنبد گردان نہ رہیگا

اک دم کا یہ دم سینہ مین مہمان ہے رحیم
سب چھوڑ شرارت کہ صدا یہان نہ رہیگا

حباب نیلگون ہے چرخ نیلی چشم گریان کا
سحاب و صاعقہ ہے دود و شعلہ آہ سوزان کا

کسی کی جستجو مین ہے اسی پہ دال ہونا ہے
ہمہ تن چشم ہوکر دور کرنا چرخ گردان کا

یہ نکلا ابر سے خورشید یا دلدار ہے دلسی
یہ لیل و بدر ہے یا زلف و رو ہے میرے جانان کا

سراسر فرق ہے گر مانگ کو مین کہکشان سمجھون
بجا ہے گر کہون ظلمات مین ہے چشمہ حیوان کا

نہین محراب ابرو اُس بت کافر کی ابرو ہے
یہ دار الحرب ہے واللہ کعبہ ہے مسلمان کا

دُرِ دندان جو وہ یاقوت لب کو ہو تشبیہ سے
چھپے موتی صدف مین خون ہو لعل بدخشان کا

سر اوسکا قاف و رو ہے مژگان الف بینی و ابرو ہا
مرے جانان کی صورت سے ہے ظاہر نقشہ قرآن کا

تماشا ہے پرستان روز و شب حاصل ہے رحیم کو
بسا ہے جیسے آنکھون مین تخیل شاہ پریان کا

بام پہ ہنسے رخ یار کا جلوہ دیکھا
سحر آنکھو نکا نگاہو نکا کرشمہ دیکھا

چشم تر خاک بسر چاک گریبان دل زار
عشق کا ہم نے یہ دنیا مین نتیجہ دیکھا

اس ڈھٹائی سے مکر بیٹھا نتیجہ کیا ہے
دل کو مٹھی مین چھپا کر کہا ہے دیکھا دیکھا

دیکھکر اب ترے بیمار کو کہتے ہین طبیب
ایسے بیمار کو ہوتے نہین اچھے دیکھا

جوش وحشت مین پسند آیا نہ قصہ کوئی
ہمنے دیکھا بھی تو مجنون کا فسانہ دیکھا

وصل کی شب مین ترقی ہوئی ارمانونکی
حوصلے بڑھ گئے جب یار کو تنہا دیکھا

دل پہ قابو بھی رہے یا نہ رہے اے رحیم
سینہ آج کسی معشوق کا ابھرا دیکھا

ہے پاس ترے غیر دل آزار ہمارا
دل کیون کر نہ ہو مائل پیکار ہمارا

وہ ہم نہین آجائین جو دہمکی مین عدو کی
دل دیکھ لے کوئی سر پیکار ہمارا

اب آتی ہے نالون کی صدا دل سے الٰہی
پیدا ہوا کوئی کیا دل آزار ہمارا

اے چرخ نکر جور و ستم اہل زمین پر
نالہ نہ کبھی جائیگا بیکار ہمارا

در پہ جو کھڑا ہونے نہ دینگے ترے دربان
لگجائیگا بستر پس دیوار ہمارا

جان دینکو سوچو جو وہین دل ہے جگر تنگ
اسپر بھی ستم کرتا ہے دلدار ہمارا

کیون ہمکو چڑہاتا ہے فلک دوش صبا پر
کیا بار زمین کو ہے تن زار ہمارا

افسوس کہ بالین پہ اجل آہی پہنچی
آیا نہ عیادت کو مگر یار ہمارا

زاہد نہ بچے رشتۂ الفت سے بتونکے
گر ڈال لے گردن مین وہ زنار ہمارا

زاہد سے مطلب ہے نہ کعبہ سے غرض ہے
دنیا مین بتون سے سروکار ہمارا

پوچھیگا خدا حشر مین رحیم تو کہین گے
بیجرم ہین ہم دل ہے گنہگار ہمارا

لکھا درد کی خون آنکھونسے نامہ رو سیہ اونکا
بنا ہے اپنا قاصد ایک جھونکا باد صرصر کا

کھڑے ہین قبر ونسے ہم مردے اگر ہو حکم داور کا
تمہاری سرد مہری نے جمایا رنگ محشر کا

صنم کے عشق مین کیا زار ہو کر یہ نوبت آئی
اٹھا نیکو جو لوگ آئے ملا مردہ نہ بستر کا

کیا خود ذبح پھر وہ فرماتے ہین غیرونسے
نہ کچھ خوف خدا اوسمین جگر دیکھو دلاور کا

ہماری قبر کو ٹھوکر لگا بولا وہ یون ہنسکر
ترا مرقد ملا دون خاک مین یا صرصر کا

ہمارا دل جو اوسکی مانگ مین جا نکلا نہ پھر آیا
یقین ظلمات سے پھرنا نہین کیونکہ سکندر کا

ملا یا خاک مین تن مین پھرون ات سر گردان
لقب اسواسطے ملا رحیم ہمکو قلندر کا

بیان ہو کیا دلا اب آرزوی تیغ قاتل کا
ستم ہے طائر جان پہ تڑپنا مرغ بسمل کا

دہان زخم پانی مانگتے ہین تیغ قاتل کا
تن مجروح سے شاید ملا ہے خون سائل کا

نشانہ زندگانی مین رہا مین تیر قاتل کا
الٰہی لعبت معدن بھی ہے تو وہ مہ بگل کا

نہین تل بھر جگہ باقی زمین مین ہاتھ مردونسے
جسے دیکھو تو کشتہ ہے ترے رخسار کے تل کا

نظر آتا نہین وہ گل مجھے گلزار عالم مین
بدلنا چشم سے مجکو پڑا چشم عنادل کا

تری آنکھونکے عاشق گھورتے ہین چشم آہو کو
اسیر زلف پیچان شوق رکھتے ہین سلاسل کا

نہین انجم یہ میری آہ سوزانکے شرارے ہین
جسے کہتے ہین خورشید فلک اک داغ ہے دل کا

مشابہ سنبل و نرگس سے چشم زلف ہے لیکن
تفاوت ہے بسر ہو ان مین فرق ہمین ہے باطل کا

تصور ہے مجھے دار بقا مین دار فانی کا
مسافر ہون وہ جسکو سوچ ہے منزل پہ منزل کا

غضب ہے کہ دشمن سے بھی کلیجہ تھام لیتے ہین
کہون کیا دوستونسے اے رحیم اب ماجرا دلکا

دربدر خاک بسر جب پھرے شیدا تیرا
نام بدنام کیون ہو ستم آرا تیرا

اے صنم حسن دو روزہ پہ نہ ہو تو مغرور
دور گردون کو بھی یاد ہے گھٹانا تیرا

تو بہی گردش مین ہی کیون مری طرح اے چرخ　　آگیا کیا کہین گردش مین ستارا تیرا
وعدہ وصل مین سب عمر کٹی جاتی ہے　　کیا غضب ہی ستم ایجاد دلاسا تیرا

آنکہ کے لڑتی ہی دل چہین لیا اے رحیم
اب وہ کہتے ہین کہ ہی پاس مرے کیا تیرا

محمد کہ آمد سراجًا منیرا　　بمومن و کافر بشیرًا نذیرًا
از و مومنین را ہدی در قیامت　　خداوند جنت و ملکًا کبیرًا
ز انکار او کافرین را رسانند　　خداوند در دوزخ و ساءت مصیرًا
محمد کہ دادہ خدایش بزرگی　　سنو وہ ہمیشہ شرابًا طہورًا
کرامات نبی را کسی ندانند　　ولو کان بعض لبعض ظہیرًا
سجدہ یان منکر دلیل حنیفہ　　در حدیث بتوبیت سراجًا منیرًا

محمد محمد بگو تو رحیما
کہ ذکرش خدا کردہ ذکرًا کثیرًا

سدا حال یکسان نہ رہا ہے کسیکا　　بہلا یہ فلک بہی ہوا ہے کسیکا
عبث ہو گیا مرا دشمن زمانہ　　تمہین چاہا اور کیا کیا ہے کسیکا
تمہین میرے سر کی قسم صاف کہدو　　کہ دل لیکے تمنے دیا ہے کسیکا
تمہین مجہسے موقوف اور وںسے پوچہو　　وہ نا آشنا آشنا ہے کسیکا
خدا را کوئی جاکی اوس بت سے کہدے　　کہ عاشق کہین مر رہا ہے کسیکا
مری لاش ٹہکرا کی مقتل مین قاتل　　لگا کہنے یہ خون بہا ہے کسیکا
لیا لیکی خط اوسنے قاصد سے میرے　　کہ ہان نام اسمین لکہا ہے کسیکا

اطاعت کرون غیر کی کیون مین رحیم
بہلا کیا وہ حاجت روا ہی کسیکا

کیون ہو نہ دود آہ مین عالم سحاب کا
دریا ہی موجزن مری چشم پر آب کا

دریا ہی مے سے ہے نزاکت سی جا بجا
اوس بحر حسن کی لئی ساغر حباب کا

عارض کو اپنے وہ یہ صباحت سی کہتے ہین
شاخ سمن پہ پہول لگا ہے گلاب کا

اللہ رے دماغ یہ ساقی کے ناز کو
ہو جاوے مست نام سنے گر شراب کا

افزون حساب سے ہین جو لا اوسکی رحمتین
ڈر اس حساب سے نہین روز حساب کا

آیا ہی اوسکی شان مین لولاک اے رحیم
یہ رتبہ ہی جناب رسالت مآب کا

خال عارض سے ترے دور ہوا خوب ہوا
قابض حسن تہا کافور ہوا خوب ہوا

آگیا آنکہو مین یک لخت سرور الفت
نشۂ عشق سے مین چور ہوا خوب ہوا

کل تلک داغ کلیجے پہ نظر آتا تہا
آج اوس داغ مین ناسور ہوا خوب ہوا

تیر غمزو نکے سہے اور ناز کے نشتر کہائے
دل مرا خانۂ زنبور ہوا خوب ہوا

تو وفادار ہوتا تو نہ ہوتا معشوق
بیوفائی مین مشہور ہوا خوب ہوا

بہولے پن پر تو ترے مرہی چکا تہا رحیم
بچگیا اب جو تو مغرور ہوا خوب ہوا

جس رنگ مین اے یار مجہے تو نظر آیا
ایسا کوئی گل بہی نہین خوشتر نظر آیا

مونس نہ شب ہجر مرا کوئی تہا لیکن
یہ عشق فقط قوت بازو نظر آیا

وہ کونسی جا ہے جہان دیکہا نہین تجہکو
جلوہ ترا ایجان ہمین ہر سو نظر آیا

اے یار تجھے جیسا سنا ویسا ہی پایا
کچھ فرق نہین اسمین سرمو نظر آیا

تلوار سے ٹکڑے مرے ہون گو یہ ہے تعبیر
ہے خواب مین اک بت کا جو ابرو نظر آیا

تسخیر کیے دل کو کیا ایک نظر سے
آنکھون مین صنم کی مجھے جادو نظر آیا

شکوہ نکر و دشمنی دہر کا رحیم
دانا کا تو دشمن ہمین ہر سو نظر آیا

ہے وصل کی شب بر مین ہی نشکیب قمر اپنا
کہدو   کہ مجھے منہ دکہا ہے سحر اپنا

نظر آتی نہین افسوس کہین صورت یار
آنکھین مشتاق کدہر کو گیا دلبر اپنا

آئے نہ عیادت کو گھڑی بھر کبھی کسی دن
ہو نٹوں پہ یہان دم رہا دو دو پہر اپنا

کسکو حال دل غمناک سناون جاکر
نہ یار کوہی نہ مونس و یاور اپنا

دل کو چین آئے نہ ہائی ہوا الم سے جان کو
کاش وہ ماہ دکھا دے رخ انور اپنا

بے پردگی ہوتی ہے گر اے جلوہ مژگان
ہے مردمک چشم مین وہ جلوہ گر اپنا

صبر کر جان حزین کر نہ ابھی رخصت تن
خون رو رو کے نکر اے دل مضطر اپنا

دی آگ لگا سوزش غم نے تو جگر مین
کچھ حوصلہ تو بھی دکھا اے چشم تر اپنا

سینہ پہ رکھے ہاتھ وہ آئین مرے گھر تک
اے جذب دل اتنا تو دکھا دے اثر اپنا

گردش چرخ پڑی اور یہ پایہ ہمیں
کوئے جانا سے اٹھا گیا بستر اپنا

کچھ پتہ خانہ بدوشون کا نہ پوچھو صاحب
قلعہ حسرت و اندوہ مین ہے گھر اپنا

پہونچا ہے وہی منزل مقصود کو رحیم
اس عشق کو جس نے کیا رہبر اپنا

اس ہجر کے جو بندھا آج ہے سر پہ سہرا
لعل و گوہر سے ہے گوندھا گیا کیسا سہرا

ذکر سہرے کے کھلے غنچہ مضمون کیا کیا | عطر جنت سے بسایا ہے سراسر سہرا
ہر لڑی سہرے کی ہے رشک شعاع خورشید | دیکھا ایسا تو نہین آکے مردا ور سہرا
نیک ساعت ہے گھڑی نیک ہے تاریخ سعید | لوگو باندھو سر نوشاہ پہ لاکے سہرا
سر پہ دستار ہے دستار کے اوپر سرپیچ | اور سرپیچ پہ زیبا ہوا اوپر زر سہرا
آکے جنت سے ابھی دیوے مبارکبادی | دیکھیے رضوان جو تراہی مہ انور پہ بنا

فیض رحیم سے مندہا رنگ ہے خوب ہی سردار
مجھو محفل کو کیا تمنے ہے گا کر سہرا

دیکھنا عاشق شیدا کا جنازہ نکلا | اپنی محفل سے جو تو اے گل رعنا نکلا
وعدہ وصل پہ اصرار کیا جب مین نے | اب نہ آئینگی کبھی یار یہ کہتا نکلا
اپنا سینہ تو دکھا مین بھی تو دیکھون کیا ہے | ادہر اودہر نظر آتا ہے کچھ اٹھا نکلا
آہ روتی ہوئی اور نالہ تھا کرتا ماتم | اسطرح عاشق شیدا کا جنازہ نکلا

خانہ دل مین ہے رحیم آپکو دخل بتان
کیا خدا کی گھر مین بھی انکا اجارہ نکلا

ضبط سے باہر جو یہ سوز نہان ہو جائیگا | اے فلک ایسا جلیگا تو دھوان ہو جائیگا
رحم کر کچھ رحم کر پیر فلک لڑکا نہ بن | مجھ جوان کو پیسکر کیا تو جوان ہو جائیگا
مجھ مریض عشق کو تونے اگر اچھا کیا | نام تیرا بھی مسیحائی زمان ہو جائیگا
شکل عنقا ہو رہا ہے انکا مضمون دہان | طائر فکر اب مرا گم آشیان ہو جائیگا
جاتا ہے قاصد نشان پا مٹاتا جائیو | آئیگا وہ بدگمان تو بدگمان ہو جائیگا
اب بہار آئی ہے کر لے چہچہے تو عندلیب | موسم گل پہر تو پہر رنگ خزان ہو جائیگا

پاؤن پر گرکے جو پوچھا وصل میرا ہوگا کب — بوسے دیکھا جائیگا اور خیر یا منہ ہوجائیگا
سیل بلبے گریہ تیری طغیانی کہ پہونچا تا بسر — سر سے بالا گر ہوا غرق آسمان ہو جائیگا

اور رہی چندے گر یوہین مشق سخن رحیم
رفتہ رفتہ تیرا عالم قدردان ہو جائیگا

خدا جانے اٹھا کیون دیکھتی ہی درد پہلو کا — شاید زخمی ہوا ہین تیر مژگان تیغ ابرو کا
کوئی بسمل ہے ابرو کا کوئی مارا ہے گیسو کا — مین کشتہ ہون فقط اوسکی نگاہ چشم جادو کا
اثر افسون گردون کی کچھ نہین ہیچ تا ہے جو جادو کا — زمانہ مین نہین ہے منتر اونکی مار گیسو کا
چھپا کرتا ہے تنکے اوپر پروین تیرا دیو — سلیمان سے لکھا کر لادے اک تعویذ بازو کا
لیے پھرتے ہین بت اللہ کو ہمراہ دیر مین — تصور ہر جگہ اے بت ہی تیرے کان ابرو کا
سر بازار یون قاتل نے دو ٹکڑے کیا مجکو — برابر جسطرح سے ہو ہر اک پلہ ترازو کا
مسخر اکجہان ساحران چاہ بابل ہین — پڑھا ہون افسون جو اوس نے ہر خنجر کو ابرو چشم جادو کا
جو چہرہ مہر محشر ہے تو قامت اک قیامت ہے — بلا او سپر ہے ایڑی تک لٹک آنا یہ گیسو کا
چمن مین حشر برپا ہوگیا رفتار گلرو سی — برنگ صور اسرافیل ہے ہر پھول شبو کا
ہوئے ہین دفن ہوکر سرو خرد گنج شہیدان مین — چھپا کر پان قاتل نے ہماری قبر پر تھوکا
نہ کہون تاج شاہی سر پہ مین اوسکے مقابل مین — اگر مجکو میسر آئے تکیہ اون کے زانو کا
یا ہی زلف شبگون کی مری آنکھون مین چھپا ہے — گمان ہوتا ہے خورشید فلک پر دن کو جگنو کا
نہ یاد آئی میان بسر ہوگی نہ عمر اپنی — کہ یہ صحرا ہے وحشتناک الہ سید نہ ہے ہو کا

رحیم مانگتا ہون یہ دعا حق تعالیٰ سے
نہین پروا ہے زر مجکو الفت کا ان ہو ہو کا

آپکی زلف پہ ای جان وہی شیدا ہوگا
کچھ خلل ہوگا جسے یا کوئی سودا ہوگا

راہ مین جو تری مرجائیگا جینا ہوگا
زندگانی دوامی کا قرینہ ہوگا

جان دینے سے مری کہتا ہی تو کیا ہوگا
ارے نادان ابھی ایک حشر بپا ہوگا

سارا عالم جو مسخر تری نظرونسے ہوا
انکہہ مین مہر سلیمان کا نگینہ ہوگا

اجنبی جان کے ناراض عبث ہوتے ہو
اپنے کوچہ مین تو اکثر امجھے دیکھا ہوگا

جوش وحشت جو یہی ہی تو گریبان کیطرح
چاک ای دست جنون دامن صحرا ہوگا

مرتے ہین طول امل پر جو جہان مین تنہا
رشتہ درکار پے سوزن عیسی ہوگا

میری فریاد کی لوگونسے شکایت جو سنی
سنکے فرمایا کہ ہان ہان وہی روتا ہوگا

خط لکھا اک بت گم گشتہ کو قاصد میرا
رہ غلط کردہ کہین ڈھونڈتا پھرتا ہوگا

میرے مرنے کی خبر سنکے کہا ظالم نے
بستر خوب ہوا اب تو نہ جھگڑا ہوگا

عشق بت مین ہی عبث کرنا نصیحت ناصح
جان جائیگی مری اسکے سوا کیا ہوگا

بن کے موسے وہ دکھائینگے خدا کی قدرت
ہاتھ مہندی سے بہ رنگ ید بیضا ہوگا

ضبط لازم ہے نہ کر چیخ کے نالہ رحیم
یہ وہ باتین ہین کہ تو خلق مین رسوا ہوگا

ردیف بائے موحدہ

ہو جو زیر زلف پریشان ہین خال کب
بے دانہ کے بچھاتے ہین صیاد جال کب

چھپتا ہے زلف سے ترا حسن و جمال کب
آتش کو روکے ہی دبنیکی مجال کب

پوچھے ہی ای نسیم وہ گل میرا حال کب
آتا ہی بلبلون کا گلون کو خیال کب

طاؤس و کبک کو گلچین نہین مناسبت
پاوینگے میرے گل کی بھلا بول چال کب

نیچا ہے لعل چشمہ خورشید سے کوئی
اوس مہر کے دہن سے گرا ہے اُگال کب

ناخن اُٹھالیا ہے ترے پا کا آکے ہر و
روشن فلک پہ ہوتا ہے ایسا ہلال کب

ہاتھ آئے دیکھو کب ثمر نخل آرزو
جوبن پہ آئے دیکھیے وہ نونہال کب

سانچے مین ہے ڈہلا قد بالائے گلعذار
لاویگا ایسی سرو چمن چال ڈھال کب

نرگس کہان ہے اور کہان چشم شوخ شوخ
عین خطا ہو جسمین وہ دینگی مثال کب

قاتل کی تیغ کاٹیگی دلسے جگہ تلک
روکیگی اون کے وار کو سینہ کی ڈھال کب

قاصد سنبھل کے جائیو قاتل کے روبرو
پوچھیگا تجھسے وہ مری فرقت کا حال کب

ہے مفلس غریب عاجز و عاشق رحیم
اب وصل سے کروگے اسے تم نہال کب

داغ درون مین ہے مرے تاثیر آفتاب
گویا کہ لوح دلپہ ہے مرے تاثیر آفتاب

برق جمال حسن سے ڈالا جلن مین کیون
کیا دیکھی روے یار نے تشہیر آفتاب

دیکھین جمال رخ پہ نور کا ترے
بیشک کرین مجوس بھی تکفیر آفتاب

گھر مین عدو کے جلوہ کنان ہے وہ ماہرو
برج زحل مین پھوٹی ہے تقدیر آفتاب

فیضان عام ہوتا ہے اہل کمال کا
کس جا نہین ہے جلوۂ تنویر آفتاب

برق جمال جلوۂ وحدت کا ہے ظہور
مرغ سحر کی بانگ ہے تکبیر آفتاب

خون ہے کسیکا یا کہ شفق ہے بوقت شام
کسکو شہید کر گئی یہ شمشیر آفتاب

پھرتا ہے سارے دن کہ رخ یار دیکھجائے
چلتی نہین پر کوئی تدبیر آفتاب

رحیم کے دل سے حال رخ پہ چھپنا تو سن

ذرہ سے جا کے پوچھ تو لطف آفتاب

دیکھ سکتا تھا کہاں روئے پیمبر آفتاب
ابر کے منہ پر چھپا لیتا تھا چادر آفتاب

گر زمین پر دیکھے ترا روئے انور آفتاب
صورت آئینہ گردون پہ ہو ششدر آفتاب

وہ سپہر حسن ہو ساقی جو زیب انجمن
میکشی کے واسطے بنجاے ساغر آفتاب

دیکھکے ہر روز ترا روئے انور بی نقاب
پردۂ شب مین نکلجاتا ہے چھپکر آفتاب

شرم آتی ہے قمر کو روے روشن سے ترے
منفعل ہوتے ہوئے دیکھا ہے اکثر آفتاب

جب سے دیکھا جلوہ آنکھون نے کسیکا ہے رحیم
میری نظرون مین ہے ذرہ سے بھی کمتر آفتاب

باغ عالم مین نہین یون اوس گلتر کا جواب
جیسے گردون پہ نہین مہر منور کا جواب

لکھتے ہین اک عمر سے ہم خط دلبر کا جواب
طول مضمون سے ہوا ہے نامہ دفتر کا جواب

سرخی یاقوت لب لعل احمر کا جواب
زلف مشکین مشک چین و سنبل تر کا جواب

یا الٰہی کیا ہوا کاٹے نہین کٹتا یہ دن
روز فرقت ہو گیا کیا روز محشر کا جواب

صورت پر ہدہد مگر یہ لیکے اوڑیگا خط شوق
ہے ہمارا مرغ دل گویا کبوتر کا جواب

اوسکی جنبش سے سر جانباز ہوتی ہیز فدا
اے ستمگر کیا تری ابرو ہے خنجر کا جواب

نالۂ زنجیر پا مثل صداے صور ہے
داغ دل ہے آفتاب روز محشر کا جواب

ہے ادھر مژگان صف آرا اور ہجوم خط ادھر
دیکھیے کیا خوب لشکر ہے یہ لشکر کا جواب

فوج مژگان کی صفین اے ترک ہین تیر نہین
تری ہر دو چشم ہین کپتان مچھر کا جواب

خط کی پیشانی پہ نہین لکھا یار نے انکار وصل
اس اشارے سے دیا میری تقاریر کا جواب

کوئی حاسد کو اعدا ہنگے یہ اعدا اتہام

رحیم کس کس کو دو ہمین قول تبر کا جواب

ردیف پا رفارسی

مجکو چہوڑ اسکے تا صحا اوس فتنہ گر سے آپ
کرتے جدا ہین جانکو جسم و جگر سے آپ

رفعت یہ دلمین آپکو آئی کدھر سے آپ
کب سے ہوا خیال جو آئے ادھر سے آپ

گذری شب وصال گذرتا ہون ہو چلی
دلوائے کفن مجھے جیب سحر سے آپ

بجلی گراتی پہرتی ہے سارے جہان پر
خالی نہ سمجہین آہ کو میرے اثر سے آپ

دلمین ہے پہونک دون خس و خاشاک جہان
واقف نہین ابہی مرے سوز جگر سے آپ

سر سے عدو کے رشک کا شعلہ نکل گیا
مہدی لگا کے پاؤن مین نکلے جو گہر سے آپ

ہر سو خیال آپکو لیجاتے ہین مجھے
واقف ہونگے اس مرے مخفی سفر سے آپ

اس سحر کہ مین ہون نہ کہین روز و شب
ذرات بحث کرتے ہین شمس و قمر سے آپ

فانی سے جاودانی مین ابدل کرینگے سیر
آئے جو اسطرف سے تو جاؤ ادھر سے آپ

خامہ ہمارا اثنیتہ ہو بنگیا
شیرین ہر ایک شعر ہے شہد و شکر سے آپ

مجلس مین شاد کرتے ہو غیرونکو روبرو
واقف ہوئے رحیم کے شاید ہنر سے آپ

جذبہ عشق دکہلا دیگا اثر ایسے آپ
دیکھ لینا وہ چلے آئینگے میری گہر آپسے آپ

اشتہار نظر ہی سہنین پہنچا اوس تک
کسلئے لچکے ہے اوس گل کی کمر آپسے آپ

دل کو روکا جو ترے کوچہ مین جانسے صنم
پہ سے آنکہو نسے چلے لخت جگر آپسے آپ

زلف کو رخ پہ ترے دیکھ کے کہتے ہین یہی
ملتے ہین خوب یہان شام و سحر آپسے آپ

بلبلو باغ مین کیا رشک چمن آیا ہے
پہر تسلیم جھکے ہے برگ و شجر آپسے آپ

کہربا کا ترے ناوک مین اثر ہے قاتل
مثل خس دوڑ کے بیٹھی ہے جگر آپسے آپ

دین و ایمان بہی لیا دل بہی لیا جگر بہی لیا
اب پہری جاتی ہے کیون نظر آپسے آپ

حسن انکا ہے نہین پیرہن بہی زایل ہوگا
شمع یہ وہ نہین جو گل ہو سحر آپسے آپ

میرے رونیپہ وہ کہتے ہین غضب ہنس ہنس کر
خوب بہتے ہین ترے اشک گوہر آپسے آپ

سچ تو یہ ہے کہ فن عشق مین جو ہے مشتاق
اوسکو آجاتا ہے ہر ایک ہنر آپسے آپ

پیش آیا نہ ابہی حرف مغان اے رحیم
ہوتے افلاک ہین کیون زیر و زبر آپسے آپ

ردیف تاء فوقانی

ہوئی یہ ہجر مین مجہہ نیم جانکو بہاری رات
گران ہو قبر پہ مردی پہ جیسے ساری رات

تمہارے لو مین یو ہین شمع نے گذاری رات
کہ مثل شعلہ رہی سوز غم سے ساری رات

جو نور رخ سے شب قدر ہے تمہاری رات
تو داغ دل کی چمک سے ہے دن ہماری رات

عجب تہی پیر مغان میکدہ کی پیاری رات
کہ محتسب نے اوس بزم مین گذاری رات

تصور گل عارض سے باغ باغ ہین ہم
عجب شگفتہ یہ دن ہین عجب ہے پیاری رات

نگاہ ناز سے بسمل کو دم مین قتل کیا
غضب کی ظالم دلیر چلی کٹاری رات

اولجہہ کے موبمو اوسمین نہ مرغ دل سمجہا
بنا تہا گیسوے پیچان عجب شکاری رات

سحر تلک مرے سینہ پہ سانپ لہرائی
صنم نے زلف دوتا اپنی جب سنواری رات

کیا ہے وعدۂ وصل اوسنے آج اے رحیم

خدا کرے ہو مبارک تمہین تمہاری رات

تو نے نہ لی خبر الوز تمام رات — تڑپا کیا مین بستر غم پہ تمام رات

اندوہ و یاس حسرت و ارمان ہجر کے — سوئے نہ اوس صنم سے لپٹکر تمام رات

اللہ رے احتیاط نہ اونکی شب وصال کو — سوئے وہ رکھکے بیچمین خنجر تمام رات

دن تو کٹا یہ نالہ و زاری سے شام تک — کیونکہ کٹیگی ہجر مین دلبر تمام رات

ہستی عدم کی ہے میان یار کا خیال — کھٹکے ہے بال آنکھ مین دن بھر تمام رات

آئی جو یاد زلف صنم تو لوٹتے رہے — مار سیاہ سینہ کے اوپر تمام رات

رشک مسیحا جلد خبر لے فراق مین — کاٹی ترے مریض نے مر مر تمام رات

ارمان وصل رہگئے دل مین گذر گئی — کھلتے ہی کھلتے شکوون کے دفتر تمام رات

دیکھا جو اوسکے چہرہ روشن کو بے نقاب — نکلا نہ شرم سے مہ انور تمام رات

جب سوئنگے ہم اے فلک پیر کینہ ور — کس پر ستم کریگا یہ دن بھر تمام رات

رحیم حسن رسول نما کا یہ فیض ہے
آتے ہین خواب مین پیغمبر تمام رات

تجکو دلبر سے اب ملا قسمت — ہوتا ہون تجھپہ مین فدا قسمت

دی بہت خوب یا خدا قسمت — کس سے مانگون مین تجھسوا قسمت

دست قدرت سے اپنے اے خالق — لکھ دی جائے وہ بنا قسمت

کبھی ہے دوست اور کبھو دشمن — ہے عجب تیرا ماجرا قسمت

وصف شاہو نکا مجھہ فقیر سے — لائے اور رنگ ولویا قسمت

کہو دیا نامہ بر نے خط کا جواب — اپنا لکھا تو ہی دکھا قسمت

فضل خالق سے ہم نہین مایوس   کیون بار بار کہین یا قسمت

کیون نہ شاد شاد ہو یہ رحیم
مہربان ہو جو مدعا قسمت

ردیف ثائے مثلثہ

کرتے ہو عشق مین کیون شکوہ تقدیر عبث   ہو نہین سکتی ہے تقدیر سے تدبیر عبث
کھینچتے کشتہ ابرو پہ ہو شمشیر عبث   قید سے زلف کو دکھلاتے ہو زنجیر عبث
ہو نہ تقدیر جو یاور تو ہے تدبیر عبث   نقش و تعویذ عبث عامل و تسخیر عبث
دل کو رہتا ہے تری زلف مسلسل کا خیال   مثل مجنون ہے یہ وابستہ زنجیر عبث
کر دیے زیر زمین تو نے ہزارون عاشق   کینہ سینہ مین ترے ہے فلک پیر عبث
فصل گل ہے ابھی ہا تو نہ اوڑے گی صیاد   بے قفس کھینچے ہے مانی مری تصویر عبث
وہ تو لکھتے ہی نہین ایک بھی نامہ کا جواب   بھیجتا ہون اونہین تحریر پہ تحریر عبث
خواب مین کب نظر آتا ہے وہ رشک یوسف   پھرتا ہون مثل زلیخا پے تعبیر عبث
بیخودی زلف کی سودے مین ہوئی ہے مجکو   ایسے دیوانہ کو پہناتے ہین زنجیر عبث
حضرت عشق کو مرشد ہی سمجھتا ہون دلا   جسکو بیعت نہین اسسے وہ ہے پیر عبث
جذبہ شوق شہادت سے بہت ہو بیتاب   قتل کرتے نہین مرے کرتے تاخیر عبث
چین جبین ہو کے نہ ابرو سے ملاو ابرو   کیون لڑاتے ہو یہ شمشیر سے شمشیر عبث
آج کا کام نہین چاہیے کل پر رکھنا   وعدہ وصل مین ہم کرتے ہو تاخیر عبث
تو کرے لطف کی جسپر نظر اے بندہ نواز   کیمیا ہے اوسے اور نسخہ اکسیر عبث

مصحف رخ سے کر و چشم بصیرت روشن
رحیم کیا پڑھتے ہو واللیل کی تفسیر عبث

صاف دل ہے نہ یار کیا باعث	آئینہ مین غبار کیا باعث
صاف اہل زمین ہین سب جیسے	ہے فلک کو غبار کیا باعث
کیا ستاتا گلون کو گلچین ہے	نالہ زن ہے ہزار کیا باعث
خشک لب چہرہ زرد آہ ہے سرد	چشم ہے اشکبار کیا باعث

رحیم رنگ گیا ہے قاتل کا
خنجر آبدار کیا باعث

ردیف جیم تازی

کیا جلوہ نمایان ہین وہ رشک قمر آج	خورشید قیامت ہے ہر ایک داغ جگر آج
اوس مہر نے دی زلف ہٹا رخ سے اگر آج	رو دین گے سر شام ہی مرغان سحر آج
وہ قتل پہ باندھے ہوئے بیٹھے ہین کمر آج	مین شوق سے قدمونپہ رکھے دیتا ہون سر آج
جان دیتے ہین فرقت مین تری اے گل تر آج	اوس گلشن ہستی سے ہے بلبل کا سفر آج
بگڑی ہوئی چتون ہے خدا خیر تو کیجیو	بے طور نظر آتی ہے قاتل کی نظر آج
ہمراہ ترے تیرونکے دل اوڑ گیا قاتل	مرغ دل بے پر کو لگے خوب ہی پر آج
سر رکھکے مرا دار پہ قاتل نے پکارا	لایا شجر خشک ہے الفت کا ثمر آج
دل لیکے چلا قافلہ حسرت و ارمان	کس دھوم سے ہوتا ہے مسافر کا سفر آج
کیا چھوڑینگے بے قتل کیے ہمکو قاتل	قاتل آج مژہ آج ادا آج نظر آج
حیران ہون مین او سرچشمہ صفائی عجب اپنی	جمتی نہین جا جا کے پھسلتی ہے نظر آج

ہنس ہنس کے نہ آئینہ مین تم حسن کو دیکھو / لگجائی تمھین دیکھو نہ تمہاری نظر آج

آنا ہی تو آجاؤ وگرنہ کوئی دم مین / کر جائینگے ہم عالم فانی سی سفر آج

شرمندہ لب لعل سے ہی لعل یمن تک / بے آب کیا ہی ترے دندان نے گہر آج

کیا حسن تمہارا ہے کہ ہین محو تماشا / کل حور و ملک دیو و پری جن و بشر آج

رحیم غنیمت ہی کہ ہم چشم تہ اپنے / دو چار جو بیٹھے ہوئی آتی ہین نظر آج

سودا ہے زلف مین نہین اب سر کی احتیاج / ابرو ہلا دو کچھ نہین خنجر کی احتیاج

اسکی نہ دُر کی نہ گوہر کی احتیاج / ہے خاک آستانۂ دلبر کی احتیاج

کوچہ مین ترے مسکن عاشق ہی اے صنم / خانہ بدوش کو نہین کچھ گھر کی احتیاج

لیجائیگی اوڑا اوسی بر پہ ہوائے شوق / نامہ کو میرے ہی نہ کبوتر کی احتیاج

دل کیون نہ جائے گلشن کوئے حبیب مین / بلبل کو کب ہوئی نہ گل تر کی احتیاج

چیچک کے داغ تاروشنی عارض پہ ہم نہین / ہے کب سپہر حسن کو اختر کی احتیاج

نظرون سے ترے طائر دل ہو چکا شکار / حاجت ہی باز کی نہ کبوتر کی احتیاج

دریائے اشک دلمین ہی دن رات موجزن / کشتی کو اپنی کب ہی سمندر کی احتیاج

زخمی جو ہو گیا تری ترچھی نگاہ سے / اوسکو نہ تیغ کی ہی نہ خنجر کی احتیاج

سرشار جو ہین نشۂ وحدت سے ساقیا / ہرگز نہین اونہین ہی ساغر کی احتیاج

جنت کی آرزو ہی نہ غلمان و حور کی / گر ہی تو اپنے نور پیغمبر کی احتیاج

اپنا کلام رحیم تو خود سن بگوش جان / معجز بیان کو کب ہی سخنور کی احتیاج

ردیف حاء حطی

غنچۂ لب کو جب نہین پاتی ہی روح
شکل بلبل غم سے چلاتی ہے روح

بیچ مین کاکل کے جب آتی ہی روح
زلف کی مانند بل کھاتی ہے روح

جب وہ آتے ہین تو آجاتی ہی روح
جب وہ جاتے ہین چلی جاتی ہی روح

کنج غربت مین رفاقت ہی اسے
اشک مین پیتا ہون غم کھاتی ہی روح

خاک مین ملجاینگی تن کی بہار
دیکھئے کیا گل کھلا جاتی ہے روح

سچ ہے مرنیکو جو کہتے ہین وصال
کھو کے اپنے تئین انھین پاتی ہے روح

وہ مسیحا پھونک دیتا ہی جو دم
قالب بیجان مین آجاتی ہے روح

جلد اپنا کام کر تو اے اجل
زندگی سے میری گھبراتی ہے روح

اب غم دوری سے دل جلنے لگا
کب جہنم کو بھلا بھاتی ہے روح

رخ سے اٹھاؤ شرم کا پردہ کسی طرح
بر آئے عاشقون کی تمنا کسی طرح

کیونکر بچاؤن دوستو کوئی صنم مین دین
اب مانتا نہین دل شیدا کسی طرح

بوسہ تمہارے عارض انور کا بے لئے
جائیگا بزم سے نہ یہ بندہ کسی طرح

فرقت مین تیری اے بت مری چشم زار سے
تھمتا نہین ہے اشک کا دریا کسیطرح

اک عمر سے ہین زلف کے سودے مین ہم پھنسے
اوترا نہ اپنے سر سے یہ سودا کسیطرح

آخر کو لیگیا مجھے کوئے صنم مین دل
مانا نہ دوستو نے کچھ میرا کہنا کسیطرح

بیمار عشق کو ابھی صحت نصیب ہو
آجائے گر وہ رشک مسیحا کسیطرح

قاتل جدا کیو اسطے سر جلد کر قلم | طے ہو یہ روز روز کا جھگڑا کسیطرح

مشتاق دید رحیم کھڑا ہے زیر بام
دکھلاؤ آکے بام پہ جلوہ کسیطرح

چھا سکین کوئی نہین مجھسے دلفگار کیطرح | چمن شگفتہ ہے زخمون کا لالہ زار کیطرح
سو کہا یا ہی غم مژگان نے اسقدر گلرو | کھٹکتا ہی دل بیمار اب تو خار کیطرح
وہ بادہ کش ہون کہ صوفی ہون حقیقت مین | وہ بیخبر ہون کہ رہتا ہی ہوشیار کیطرح
فلک پہ لاکھ تپان ہو کہ برق یون چمکو | جدا ہے اپنی مگر آہ شعلہ بار کیطرح
برنگ لالہ کھلے داغ عشق سینے مین | خزان چمن مین مرے آئی ہی بہار کیطرح
ہوئی نہ ایک بگڑ کر ہزار بل کھائے | چمن مین دیکھی جو سنبل تری زلف یار کیطرح

بتون کی رام کہانی کو چھوڑ دو رحیم
کرو عبادت معبود بیشمار کیطرح

ہاتھ مہندی سے ہی تیرا ید بیضا اے شوخ | بات مین ہی اثر نطق مسیحا اے شوخ
ہو گیا جب سے تری زلف کا سودا اے شوخ | سیر ہی وحشت کا ہی بازار مین چرچا اے شوخ
نفت موئے کمر سے ہے سراپا معدوم | دل ہوا عشق دہن مین ترے عنقا اے شوخ
تو جھڑک کر جو چمک شب مرے پہلو سے چلا | کیا کیا دہن زخم نکارا اے شوخ
مین وہ دیوانہ نہین ہون کہ پہناؤ زنجیر | ہون تری زلف کا الجھا ہو سلجھا اے شوخ
زندگی کا ہی یہی لطف کہ دل بیٹھین وہ | ورنہ کیا چیز ہے یہ خضر سا جیتا اے شوخ
نوک مژگان پہ مرے لخت جگر آ آکے | سیر منصور کا کرتے ہین تماشا اے شوخ
دیکھ لیوے دل پہ داغ ہمارا جو کہین | اپنے ایک دل نہ پہ نازان ہو لالہ اے شوخ

شوخیان طائر معنی کی دکھائینگی جہیم
تیری شوخی کا جو مضمون بندھیگا اے شوخ

ردیف دال مہملہ

غربت مین کیا کرتا ہون یون اپنا وطن یاد
صحرا مین ہو بلبل کو جسطرح سے چمن یاد

ہو خشک زبان تر جو ہو وہ چاہ ذقن یاد
پانی بھرے منہ مین جو کرون تیرا دہن یاد

گل کسکو چمن کسکو کسے سرو سمن یاد
باقی جو رہا ہو تو رہا گور و کفن یاد

نرگس ہے نہ غنچہ ہے نہ لالہ نہ چمن یاد
ہے اونکو فقط چشم و دہن و لب و تن یاد

فریاد کہ یارب مین کہان جاؤن زمین سے
اون کو تو ہے طرز ستم چرخ کہن یاد

گلشن کی طرف سیر کو چل اے گل رعنا
کرتے ہین بہت دیر سے مرغان چمن یاد

کیونکہ نہ اٹھین فتنے یکبار گی مر کے
قامت کو کیا تیری قیامت کا چلن یاد

ایسا ہی جو صبر پڑے تجھپہ ستمگر
کرتا نہین اسواسطے مین تیغ و کفن یاد

دولا پسا پھرتا ہون تہ چرخ مین کیا کیا
در یاد نہ گھر یاد چمن یاد وطن یاد

کانٹے سے کھٹکتے جا تو گل اپنی نگاہ مین
ہوتے ہین جو غربت مین نہین اپنے وطن یاد

غربت کا گلہ وصل مین تا حشر رہیگا
سمجھو لا نہین سکتے ہون اپنے ہی [illegible]

تقدیر شبا اے مرغ چمن کون سنیگا
تو نے نہ کیا سیر اگر [illegible] چمن یاد

بیچو صلہ سے شمیم آتا ہے تاج کا اگر نام
کرتے ہین مجھے شکل سخن اہل سخن یاد

نرگس سے نہین ہے اور سپہر منہ دکھاتی ہے فید
آنکھین نکالون ہون جو شب وصل اے [illegible]

بجواب جیسا ہجر مین اوسکو نہ ہوئین
اوس شوخ کی بھی آنکھوں مین یارب آئی نیند

اک شب خوابمین تری تصویر دیکھلی
مارے خوشی کے آنکھ مین پھر کب سمائی نیند

کوچہ مین اپنے دفن کی تجویز کیجئے
شاید کہ بعد مرگ بھی مجھکو نہ آئی نیند

کیا لطف ہو کہ جب مجھے آوے غنودگی
وہ شوخ چھیڑ چھیڑ کے میری اوڑائی نیند

امشب شب وصال مین آمد کیسکی سے ہے
ایسا یہ وہ ہوشدار کہ ہرگز نہ آئی نیند

پابند پا تصور قدِ جانا تو سو گیا
تسلیم مثل یہ سچ ہے کہ سولی پہ آئی نیند

ردیف ذال معجمہ

خبر لیجاتی ہے نہ ہدہد نہ کبوتر کا غذ
شوق وسے مرے اوڑ جائیگا بے پر کاغذ

اوس مسیحا کو اگر بھیجون مین لکھکر کاغذ
جان پڑ جائے اوڑے لیکے کبوتر کاغذ

نامہ بر دیتا ہے جب اوسکو مرا جاکر کاغذ
ہاتھ مین لیکے وہ کر دیتا ہے جھر جھر کاغذ

لکھون اوصاف کسی رشک مسیحا کے دلا
گر ملے چرخ چہارم کی برابر کاغذ

پر لکھین وصف سراپا کو دلا جبلیم وکاست
چاہئے ہین ۰۰ قد جان کی برابر کاغذ

عین فرقت مین لکھا چشم کے پردہ پہ اوسے
نہ ملا مردمک آنکھ کو بھی بہتر کاغذ

نامہ سوزِ دروں یار کو کیونکر لکھون
آہ کے ساتھ ہی رہتا ہے جلا کر کاغذ

عین فرقت مین جو آیا ہے دلا نامۂ یار
کبھی آنکھوں پہ رکھا ہے کبھی سر پر کاغذ

مثل مضمون حدیث و سواغذ ہین رقم
پڑہ کے خطیب آگر مر ابر سر منبر کا غذ

کشتی قالب مژگان ہے خط لکھنے سے
نا خدا [illegible] کاغذ

خوب رحیم سے کی رسم کتابت تمنے
ایسے گلیون مین پڑہی رہتی ہین اکثر کاغذ

ہمکو درکار نہین سود و ضرر کا تعویذ
چاہیے حضرت من درد جگر کا تعویذ

تجھپہ کہلتا نہین کچھہ نقد و زر کا تعویذ
چاہیے تیرے لئے شمس و قمر کا تعویذ

وصل دلبر ہو خدا آج میسر ہمکو
لکھدے ایسا کوئی پرجوش اثر کا تعویذ

کوئی نے رشک مہ و مہر کا شیدا ہے فلک
باندھے پہرتا ہے جو یون شمس و قمر کا تعویذ

مرض عشق جیما وہ بلا ہے جسکے
گنڈے سے دیکھو نہ فتیلہ نہ اثر کا تعویذ

ردیف رائے مہملہ

آتش عشق یون نہان ہوکر
آہ سے نکلے ہے دہوان ہوکر

غم کے دریا مین بادبان ہوکر
کشتی تن چلی روان ہوکر

امتحان لو جو قدردان ہوکر
سر بکف آؤن شادمان ہوکر

کب رہا ہون مین شادمان ہوکر
کہہنی آہی تو فغان ہوکر

ناتوانی سے تار دامن کے
الجھین پاؤن مین بیڑیان ہوکر

ترچھی نظرون سے جسکو صید کیا
تیر مارے مجھے کمان ہوکر

ہون وہ بلبل کہ مین ہمیشہ رہا
گل مین بو کیطرح نہان ہوکر

دہان زخم دیکہکر خندان
تیغ قاتل چلے زبان ہوکر

کرسکے کیا بہلا کوئی دشمن
جو رہے دوست مہربان ہوکر

گوش زد ہو صبا تو اوس گل کے
دل بلبل کی داستان ہو کر

ق
بار ہا یہ ہوا ہے کہ قاصد
لاغری سے ہیں بے نشان ہو کر

ساتھ باد صبا کے چھپ چھپ کر
پہنچا اوس تک ہون ناتوان ہو کر

عقل گردش میں جبکہ آتی ہے
چوک جاتی ہے نکتہ دان ہو کر

کام حاصل کیا ہے مرمٹ کے
نام پایا ہے بے نشان ہو کر

اہل عشقی کہین فنا نہ مرے
جاؤن دنیا سے داستان ہو کر

خاکسار ہو سر بلندی مین
کیون زمین ہون مین آسمان ہو کر

تنگ و تا ہوس کیا اسے رحیم
پاؤ گے اون کو بے نشان ہو کر

پڑے ہین زلفین دو جانب یون جنا کے گلگون پر
شفق کے گرد ہو ابر سیہ جسطرح گرد و پیش

ہے الٹا اوس جو چہرہ خورشید کا دہوکہ ہے خلقت کو
ہماری آہ سوزان اٹھا گیا ہے شعلہ گرد و پیش

زمین ہو جائیگی رشک فلک ہم دیکھنا اکدن
بچھیں باہر وہان جبکہ ہوگا جسم وہ ہوا پیش

پہونچ قاتل مدد کو ورنہ ناحق خون ہوتا ہے
پڑے ہاتھی کہ رہی ہے فوج ہجران ستم گرد و پیش

ہوا شگلین جسم ہمیشہ کرکے ڈالا ہجر نے
خیال ایسی کیا تھا کچھ ہمارے بخت وارونہ

بہرین انکھین چہیلین بنضین کچھ حکمت نکام آئی
اجل کا جب بجا آکے پڑا جسم فلاطون پر

ترے استاد کو صد آفرین مرحبا رحیم
سخنور صاف کرتے ہین ترے نگین مضمون پر

ہوگیا عاشق جو رخسار جانان دیکھکر
آ جو بچے یاد آگیا گلستان دیکھکر

گر پڑھون والشمس اوسکا روئے تابان دیکھکر
یاد آئے مصحف رخسار قرآن دیکھکر

ہین جنون آوارہ ایسی وادیٔ وحشت مین ہم — بھاگے مجنون ایسا وحشت زا بیابان دیکھکر
سایہ اپنا جنکو دکھلائیگا وہ رشک پری — بھاگ گیا اونکو پڑیگا شکل انسان دیکھکر

منکرین اوس مظہر انوار حق کی چھپ گیا
شپرہ گویا ہی خورشید تابان دیکھکر

چمکے جوہر کیا کیا خنجر فولاد پر — مرحبا صد آفرین ایسے دل ناشاد پر
کیا ہوا سیر باغ گر دی بلبل ناشاد پر — دام مین پھانسے ہی گلچین لوٹے ہی صیاد پر
فخر یوسف کو ہے غلامی کا ہے کس بنیاد پر — سرو خود عاشق ہی میرے غیرت شمشاد پر
کیا کرین پابند ہیچ ظالم نے مری بیداد پر — واہ پر بیداد ہی بیداد ہی بیداد پر
نالے سوئے گنبد گردون چلی جاتی ہین آہ — تیر گویا مارتا ہون ہون بیضہ فولاد پر
سکہ اسکے قتل کرتا ہی تو قاتل دیکھتا — چمکے جوہر خون ہی کیا خنجر فولاد پر
پھر گل کہان گلشن کہان آگئی جب ہم خزان — پھولتی ہین بلبلین ہستی بے بنیاد پر
گھر نہین ہی خانۂ دلمین یہ الفت کی بنا — گھر بنا بیٹھین گے اکدن عشق کی بنیاد پر
آنکھ مین سرمہ دہن مین پان لب پر ہے مسی — دلبر کی ساری یہ ایجاد ہی اچھا دیپر
کھلکھلا سارا نہ شوق وصل اور نہ گھر گیا — قطرہ قطرہ دینا رہا مین خامۂ فولاد پر
واعظا حورین ہین غائب جنت شیرین — اسپہ چلون کہتے ہو اوسکے پاسترے ارشاد پر

ایکی جانبازی کبھی تخصیص عاشقان ہی نہ ہم
خاتمہ تھا عشق کا کیا قیس اور فرہاد پر

ردیف زاء معجمہ

چلا وہ گل تو ہوئی یون گلستان سبز — کہ جیسے ہو قدم خضر سے بیابان سبز

پہ دو سفید ہین محبت ہی سینہ تختی کی — نہین گیاہ سر مدفن شہیدان سبز
دکہاتی ہی افعی کا کل تو تیری جسکو صنم — لحد سی اوسکی اوگا سنبل پریشان سبز
نہین سبزہ او سکے مصحف رخ پہ — لکہی ہین کاتب قدرت نی حرف قرآن سبز

کہری ہین تجلیان آہون کی اسقدر رحیم
نہ ہوگا ابر سی اپنا کبہی بیابان سبز

کرتی ہی قیامت دل رنجور کی آواز — ہی شور جہان مین کہ یہ ہی صور کی آواز
پردہ سے ہمین بہی تو سنا دو کوئی گفتار — موسی نے بہت جا کی سنی طور کی آواز
شیدا نہ ترسے حسن کی کیون چمن و بستان ہون — ہی ناز سے ہی نور قمر حور کی آواز
جنت تو بہت دور ہی ای حضرت زاہد — بولین تو سنا دین وہ تجہی حور کی آواز
ہی عاشق حق وہی جو کہی ان الحق — ہی دار پہ یہ حضرت منصور کی آواز
ہین عشق مجازی سے حقیقی کو جو پہنچا — نغمہ ہوئی مرے لئی زنبور کی آواز

سن سن کی غزل آپکی کہتے ہین رحیم
جیتی ہی کہا وس ساغر مشہور کی آواز

مارا پہرتا ہون در بدر افسوس — تجہکو مطلق نہین خبر افسوس
کل تہا جس سر پہ تاج زر افسوس — آج ہی خشت زیر سر افسوس
ہائے ڈہونڈون کہان کہان اونکو — پہر چکا ہون کدہر کدہر افسوس
قیس فرقت سی مر گیا لیلی — اتنو رہا ہی تو بہی گر افسوس
یون قفس مین ہی توجہ بلبل کا — فصل گل سے نہین مین پر افسوس
ملکی اسکو نہین یہ بہاگئی — وہ کہان ہی کہان جگر افسوس

اوسکے ملنیکی نہین ہوتی
کوئی تدبیر کارگر افسوس

دہ شہ حسن سے فقیر مین ہون
نہین وانتک مرا گذر افسوس

ہجر مین گذری عمر یونہین رحیم
شب جو ہے آہ تو سحر افسوس

ہمپر اتنا کرو جور و جفا بس جی بس
دیکھلی ہمنے تری خوب وفا بس جی بس

ہاتھ سے ہر طرح سے ہے خوب تری فرمان روا
پھر بھی تو ہے ہے برافت خفا بس جی بس

ہوگیا جور کے ہاتھون سے مرا سینہ چاک
خوش کبھی ہمسے تو ہوکر نملا بس جی بس

ہمنے کیا کیا نکیا تیری رضا کیخاطر
اسپر بھی تو صاف نہوا بس جی بس

کیون رحیم بات ہماریکو نمانا تونے
حق مین تیری جو ہوا خوب ہوا بس جی بس

کام غفلت کا دلا اب نہین ہشیار کے پاس
خواب آئے نہ مرے دیدۂ بیدار کے پاس

دیکھے مجھکو وہ ادس غیرت گلزار کے پاس
پھول کو جسنے نہ دیکھا ہو کبھی خار کے پاس

سب جہان ہیچ ہے جو ہم نہین دلدار کے پاس
وقت بہتر ہے گذر ہو اگر یار کے پاس

ہمین لازم ہے مرا کوچۂ دلدار کے پاس
جیسے بلبل کا نشان چاہیے گلزار کے پاس

جب مین جا لون کہ مری آہ بنے تیر ہیچ کچھ
خود بخود آئے مسیحا دل بیمار کے پاس

آہ و فغان ساتھ ہے دل کے ہر دم
یہ سپاہی وہین رہتی ہین جو سردار کے پاس

کفر سے باندہا ہے اسلام کو اک رشتہ مین
کہنا شیخ کو کافر نے جو زنار کے پاس

جو قاتل پہ تو بدنامی ندامت لیکن
قتل ہوتے ہین بہت روز دیوار کے پاس

جیتے جی پہر نہ اوٹھا کوچہ سے پہر گر کر
جو کوئی آگیا ہے تمسے طرحدار کے پاس

بے عصا کے تو ہو بیمار کا اٹھنا مشکل / یعنی دنبالہ بھی ہو چشم ستمگار کے پاس

چہرۂ صاف سے پھسلی جو نگاہ اپنی حکیم / مدتون اوسکے رہی کاکل خمدار کے پاس

نشۂ زر سے ہوئے ہین یہ تونگر بیہوش / جیسے کم ظرف کو کر دیتی ہی احمر بیہوش

سارے عالم مین نہین مجھسے فزون تر بیہوش / برسون پڑا رہتا ہون بر بستر بیہوش

مرحبا آفرین شاباش ہے تجھکو ساقی / اک چلو مین کیا مجھکو چھکا کر بیہوش

جان بین خاک مین ایکروز ملینگے منعم / کیون ہوئے جاتے ہین پھر جاہ پہ یہ بیہوش

ثانی حضرت داود نہین خوش آواز / سب کو کرتے ہو وہ الحان سنا کر بیہوش

نام کیا کیا ترے عاشق کے مشہور ہوئی / بے زر بیجز دہ بیدل بے سر بیہوش

ہمدمون ایک چلیگی نہ کسیکی اوسپر / قیس ہوگا سگ لیلی سے لپٹ کر بیہوش

تیری آنکھین وہ رسیلی ہین اگر پیار سے تو / اک نظر دیکھ لے جسکو ہو سراسر بیہوش

غش سے فرصت جو ملی عاشق بیتاب کو تیرے / کر دیا زلف پہ پیشان نے سراسر بیہوش

دیکھ لے جلوہ جو اوس طفل مسلمان کا خطیب / گر پڑے ہو کے دہن بر سر منبر بیہوش

کر دے مدہوش خدایا تو مجھے بھی ایسا / جیسا موسی کو کیا جلوہ دکھا کر بیہوش

بحر الفت مین جو ڈوبی ہوئی رہتے ہین سدا / ہوش مین ہین وہ دلا رہتے ہین بیشتر بیہوش

عمر گذرے گی یونہین شغل بتان مین ناحق / رحیم کچھ تو بھلا ذکر خدا کر بیہوش

ہے چمن مین جو غنچہ لب خاموش / گل و بلبل ہوئے ہین سب خاموش

ناصح تجھ پہ پڑے غضب خاموش / دیکھ او پی ادب ہین سب خاموش

آتی ہی شہر خاشان سی صدا
آئے یان ہو کے سب کی شب خاموش

درد فرقت سی اسطرح چپ ہن
ہو گیا خلق مین لقب خاموش

جب سی اوس پری دہن کا عشق ہوا
بے زبان ہون مین روز و شب خاموش

ہنس پڑا آج مجھسے خوش ہو کر
تھا مدت سی غنچہ لب خاموش

ہے طرز سخن کہ پیش رحیم
بوالہوس چپ ہین بو العجب خاموش

ردیف صاد مہملہ

ترک کرتا ہون مین دنیا بقصد سیر حرص
تا نہ کر جائے مرے دلمین کبھی تاثیر حرص

دم بدم نکلے ہی لب سی کوئی دم کو دم کوٹے
کیا بلا کی ہی تجھے اے نالۂ شبگیر حرص

حاصل دام و درم مین خلق کیون ہی فرو شہر
دم مین کر دیتی ہے بسمل صورت شمشیر حرص

لیتا ہی ایمان مسلمانون سی تو ہندو سی جان
کیا دو رنگی ہے تری اے بت بی پیر حرص

کار عقبی ایک بھی ہو نہین پاتا کبھی
وہ نہین رکھتی ہی غافل روز و شب بی پیر حرص

دربدر پھرتا ہی کاسہ مہر و مہ کا تو لئے
کیا بلا کی ہی تجھو اے نالۂ شبگیر حرص

او وصل سے ہوتی نہین رحیم کو سیری ایکدم
ہجر مین بڑھتی ہے ترے او بت بی پیر حرص

کیونکر تھوا ای دل شوخ دلدار سی خلاص
لازم ہے کہ بلبل کو ہو گلزار سی اخلاص

جب یار ہو کیونکر مجھے گلزار سی اخلاص
بلبل کو بجز گل کے ہو کب خار سی اخلاص

دو لطف ہین مرے دیدۂ حق بین [illegible]
دشمن سی محبت ہی مجھے یار سے اخلاص

لیا خاک پر آوے دل عاشق کی تمنا
اقرار سے نفرت اوسے انکار سے اخلاص

آنکھوں پہ بٹھا لیتا ہون پلکوں سے اٹھا کر
ہے شوق نظر مین وہ ہین نار سے اخلاص

پھندے مین ترے زلف کے ہین شیخ و برہمن
تسبیح سے اوسکا او ہے زنار سے اخلاص

سنتے ہین مسیحا سے کہ ہو گی دوا خوب
گر موت کرے گی ترے بیمار سے اخلاص

گل کھائے ہین اپنے غم فرقت مین صنم کی
ہر غنچہ سے الفت ہے تو ہر خار سے اخلاص

ہے چرخ بد اندیش تو صحبت کئی دن سے
کب اون کو ہے رحیم وفادار سے اخلاص

ردیف ضاد معجمہ

وہ نہین آتی تو کیون جاون بغیر عرض
آبرو اپنی مین کیون گنواؤن بغیر عرض

وہ مین جسکی ہم جلین پر دانہ گھو ذرا
شمع سان جل جل کے پہر بر کشاؤن بغیر عرض

عشق مین صدمہ سہو کیا کیا نہین اپنے آپکو
سرگذشت اپنی کسیکو کیون سناؤن بغیر عرض

آرزو ہے وصل جانا مین شمال کردہ کن
جان شیرین اپنی کیون گنواؤن بغیر عرض

تم اگر لیلی منش ہو مثل مجنون مین ہون
پہر آپکو رسوا کیون بناؤن بغیر عرض

ہے تماشا جسکی فرقت مین گیا ہون جانسے
وہ مسیحا کہہ رہا ہے کیون جلاؤن بغیر عرض

وصل مین اظہار فرقت اب نہین لازم رحیم
اونکو بھولی ہوئی یاد کیون دلاؤن بغیر عرض

ہے دہن تیرا جو غنچہ تو گلستان عارض
لعل لب سے ہے غیرت سے ہر دو چند ا عارض

بوسہ لینا ہین وا جب آیا
ہے ترا صورت قرآن عارض

کیون نہ چکرائے فلک چہرہ روشن سے ترے
خال مشکین ہے ستارہ مہ تابان عارض

ہو گئے دلمین ہزارون سوراخ — اوسنے دیکھا جو پریشان عارض
ہون صفین زیر و زبر قہر ہی گر — پھیر دین وہ سوی میدان عارض
کفر و اسلام ہے اک صورت مین — زلف ہندو ہے مسلمان عارض

شور ہے اوسکا وہ جوش ملاحت ای رحیم
ہو گیا ہے نمکی سے نمکدان عارض

ردیف طاء مہملہ

اقرار تیرا کب ہو ایمان من غلط — وعدہ غلط ہے قول غلط ہے سخن غلط
کوثر کو سلسبیل کو آب حیات کو — کرتی ہے یہ لطافت چاہ ذقن غلط
بسی ہے دماغ مین خوشبوے زلف یار — آتی ہے بوے مشک خطا و ختن غلط
پتلا مین توزکا پس تکفین بنگیا — اب ہمدمون ہے مجھپہ گمان کفن غلط

زندہ کہین نہ مردہ کہین فرقت سے ہے رحیم
یہ جان میرا قول نہ ایمان من غلط

ردیف ظاء معجمہ

رہیگا عشق کی حالت مین کب دلا محفوظ — بلا مین پڑ کے رہا کون ہے بتا محفوظ
الٰہی اوسکی کمر ہے کہ بال ہے کہ ہی — رہے یہ صدمۂ جنبش سے کبریا محفوظ
ہے جسم حسرت و حرمان ہے صورت فانوس — رہیگی شمع لحد اپنی اے صبا محفوظ
نہ ٹوٹ جائے شیشہ دل کو میرے اے حیا — الٰہی نہ اوٹھ پڑے تجھ پہ پیرچا محفوظ
وہ قتل کرکے مرا خون چھپائے بیٹھے ہین — یہ راز نہ ... رکھے خدا محفوظ
نہین صحیفۂ ہستی پہ مدعی کوئی — جو لوح دل پہ لکھون حرف مدعا محفوظ

نکر تو گردش دور انکا رنج اے رحیم
کہ زیر چرخ ہین لاکھون شکستہ پا محفوظ

ردیف عین مہملہ

سوز پروانہ پہ چپکی کا بنچ ہی کیون یار شمع | کیا زبان رکہتی نہین ہی لایق گفتار شمع
بات جب نکلی زبان سے پہول سے جہڑنے لگے | بن گیا وہ شمع گویا دم گفتار شمع
ترے آگے بزم مین جل جل گئے سوز رشک سے | جلتے جلتے تہرتہراتی تہی عجب ہر بار شمع
بے ادب ہوکر زبان نکلی کہان مقدور یہ | کاٹنے گلگیر جو بولے کبھی اکبار شمع
خندۂ دندان نما سے اونکے شرماتی رہی | کیا ہوا ہنس ہنس کے گر جلتی رہی ہر بار شمع
کم ہے کیا کچھ روشنی طبع کا میری فروغ | مجکو کیا حاجت بھلا ہو کس لئے درکار شمع

ہے ہجوم غم سے دل رحیم فانوس خیال
ہے رخ پر نور جانانکی مجھے درکار شمع

ردیف غین معجمہ

تا فلک پہنچا ہی ابتو اونکی جوبن کا دماغ | خاک ہو مجھ خاکسار چاک دامن کا دماغ
کیا ملے اوس شہسوار ناوک افگن کا دماغ | برق تابان بھی نپاوے جسکے توسن کا دماغ
آشنا ہون بجز الفت مین کسی بیگانہ کا | دوست ہون اوسکا جو رکہتا ہی دشمن کا دماغ
بوئے گل سے ہین پریشان شل سنبل یا عبیر | اے صبا نازک ہے اوس رشک گلشن کا دماغ
وصل پر راضی وہ نادان ابتک تو نہین | اب کہان سے ڈہونڈلاؤن مین لڑکپن کا دماغ
لٹ گئی اقلیم دل سے جب متاع صبر و تاب | بڑہ گیا کیا کیا ہی ترک چشم رہزن کا دماغ

سخت باتین اونکی کبتک سنیگا اے رحیم

کیا بہلا سنا ہی کوئی سنگ و آہن کا دماغ

ردیف الفاء

ستارہ جہان سے ہے اوس ستم ایجاد کیطرف
اک عمر سے ہے یان فقط دل ناشاد کیطرف

کس دن وہ آے حسنتہ و ناشاد کیطرف
شیرین کی طرح تشنہ فرہاد کیطرف

آتی قضا ہے بلبل ناشاد کیطرف
گلچین اشارہ کرتا ہی صیاد کیطرف

پہلے ہی حضرت عشق نے آکر ملائے ہاتھ
رکھنا قدم جو عالم ایجاد کیطرف

پابند لطف ہون نہین حاجت ہے طوق کی
کیجے اشارہ آپ نہ حداد کیطرف

اللہ رے شوق وصل کہ سفتی مین ہے یہ جسم
خون دوڑتا ہی خنجر جلاد کیطرف

سودا ہی اور نہ خبط اور نہ دیوانگی مجھے
مائل یہ دل ہے ایک پریزاد کیطرف

طوفان بپا زمین پہ ہو گردش مین آسمان
مائل ہون گر مین نالہ و فریاد کیطرف

آفت مین پڑ گیا دل دشمن سے ای رحیم
پہلو سے پھر چلا ستم ایجاد کیطرف

سنبل کے تار تار تو گلشن مین گرد ہے
سودائیون کے دل پہ بچھا نقشہ جائے زلف

طول اسکا کیا صنم ہے درازی حیات کی
ڈھونڈے جو خضر بھی نہ ملے انتہائے زلف

کیونکر بچیگا دام سے صیاد مرغ دل
چھوڑے جو چشم یار تو پھندے مین لائے زلف

اوس رخ کا وصف گر مین لکھون تب ہو صبح ہو
ہو جائے رات مین جو لکھون ماجرائے زلف

مار اسے تجکو دونون نے سر کی قسم ہے
مین وا ای چشم کہتا ہون دل ہائے ہائے زلف

میری نظر مین کیون ہو نہ تاریک یہ جہان
رحیم اگر وہ اپنی دکھا کر چھپائے زلف

ردیف القاف

خوب دیکھا پر نہین اب اپنا غمخوار فراق
گوشۂ صحرا ہی ہم ہین اور ہی خار فراق

خوابمین بھی وصل کی صورت نظر آتی نہین
ہوتا ہے صبح و مسا ہمکو تو دیدار فراق

جانکو تنگی نہین سر کو نہین پا کی خبر
ہو گیا ہے جیسے دل میرا گرفتار فراق

حسرت سوز و الم درد و فغان سب یار ہین
آجکل رہتا ہے اپنا غم خوار فراق

رند بیخود ہون نہ میکش ہون کسی خمخانہ کا
تشنۂ الفت سے ساقی کے ہون سرشار فراق

داغ عشق یار سے یان دل ہے گلچین باغ
وصل گل بلبل کو ہو مین ہون طلبگار فراق

کونسے محبوب پر فن کی اوڑا سے ہے یہ چال
ہے خرام یار سے آنکھون مین رفتار فراق

حضرت منصور تھکر ہم چڑھ ہین گے بیخطر
امتحان گر ہے تو قایم کیجیئے دار فراق

تحریر تاثیر ایسی تو نہ دیکھی تھی رحیم
پھٹ گیا دل ہی سنے جنے اشعار فراق

غیر سے کیا غرض ہے یار سے عشق
گل کے عاشق کو کب ہے خار سے عشق

ہے فقط مجکو ایک یار سے عشق
کیا غرض ہے جو کرون ہزار سے عشق

ساتھ ہی دفن میرے حشر کو دن
دیکھنا اوٹھیگا مزار سے عشق

آہ سوزان کو تیری فرقت مین
برق سے اور ہے شرار سے عشق

سنکے منصور تیرے انا الحق
خود بخود ہو گیا ہے دار سے عشق

داغ رکھتا ہون عشق گلرو کا
کیون نہ دل کو ہو لالہ زار سے عشق

ہیچ کھا گل مین اپنو نہ دلا
مار کھا ہے کمر تیرا یار سے عشق

ہجر اور وصل سے ہین یکسان
غم خزان کا نہ کچھ بہار سے عشق

شہر کھنبوپرہ کے سوا رحیم
نکرو تم کسی دیار سی عشق

ردیف کاف تازی

کہون مین سرگذشت اپنی کہانتک — کہہ ہل سکتی نہین مری زبانتک
کیا عشق نے لاغر یہان تک — اجل کھینچی نہ تیر سے ناتوانتک
قدم رنجہ کرے گر آج دلبر — کرون صدقہ جگر سے لیکے جانتک
وہ بلبل ہون کہ عشق گلرخا مین — لٹا بیٹھا مین اپنا خانمان تک
یہی کہتی ہے آتش ہجر اب بھی — تڑپ کر جا زمین سی آسمان تک
کیا مین نے جو ذکر دشت گردی — پڑے آبلے لب سی زبان تک

بس اب رحیم بھولا دو عشق خوبان
تمھین احباب سمجھائین کہان تک

دیکھئے الٹین وہ نقاب رخ زیبا کب تک — چشم مشتاق کی بر آے تمنا کب تک
زندگی ہے تو مزا وصل کا لوٹینگے کبھی — اپنے عاشق سے کرینگے وہ کنارا کبتک
فرقت یار مین کرتا ہون یہ خالق سی دعا — رہے مہجور یہ بندہ ترا مولا کب تک
چین پایا نہ کبھی سینے تہ چرخ کہن — دیکھئے رہتا ہے ہمسے اوسی کینہ کبتک
ہے فرقت سی روان رہتی ہین ہردم آنسو — دیکھو تھمتا ہے اشک کا دریا کب تک
ابتو اس عاشقی و عشق کو میرا ہے سلام — دوستو خلق خدا مین ہون رسوا کبتک
ایک زمانہ ہے خریدار میرے یوسف کا — دیکھئے ہوتا ہے حسن کا سودا کبتک
فرقت یار مین مر جائین گلا کاٹ کی ہم — ملک الموت کا دیکھا کرین رستہ کب تک

قاصد انتظار یار رہون ہونٹو پہ ہو دم
کچ تپتا ہے تکا وہ رشک مسیحا کب تک

جان بلب آرزوی وصل مین عاشق ہو تیرا
اے مرے عہد شکن وعدۂ فردا کب تک

روز و شب رہتی ہی رحیم یہ اولجھن
اوسکی زلفو نکا ہی دیکھیو سودا کب تک

ردیف لام

جنبا لازم ہے نہ آواز نکالے بلبل
بات بگڑی ہوئی گلشن مین بنالے بلبل

اب بہار آئی نہ پڑ جائے نظر گلچین کی
پردہ چشم مین ہر گل کو چھپالے بلبل

سرخرو آتش الفت سی ہاین ہر چند مگر
شب ہجران کی سیاہی سی ہین کالے بلبل

موسم گل ہی مین کی ہائے رے ظالم نے اسیر
بدلہ صیاد سی تیرا ابھی خدا لے بلبل

پھر کہان گل ہین کہان باغ کہان باد صبا
اس قفس سی تجھے اللہ بچالے بلبل

جذب صیاد کو اتنا تو قفس مین دکھلا
شاخ گل کھینچ آہون سی جھکالے بلبل

مین جو کہتا ہون کہ بلبل ہون ترا اے گلرو
وہ یہ کہتے ہین بہت ہمنے ہین پالے بلبل

سیر گلزار کو جاتا ہی وہ اے باد صبا
کہدے گلرو یہ مرے آنکھ نہ ڈالے بلبل

حسن گل کا تو بیان تونے سنایا لیکن
پھیرے گلرو سی ذرا آنکھ ملالے بلبل

کہدو ساقی سے چمن مین کہ پئین کے چھپکے
گل کے دھوکے مین نہ ساغر کو اٹھالے بلبل

دید گل کے لئے کانٹو مین پھنسی ہی جاکر
پھوٹ جائین ترے چھل چھل کے نہ چھالے بلبل

نکہت گل سے ہوئی ہی جو چمن مین بیہوش
دل خود رفتہ کو اب اپنے سنبھالے بلبل

جھگڑے گلشن مین کئی باد خزان نے پیدا
روٹھی جاتی ہے بہار آکے منالے بلبل

جا چکی فصل بہاری بھی خزان آئی ہے
آشیان باغ سے اب اپنا اوٹھالے بلبل

وصل کہتے ہیں اسی باغ عالم میں رحیم
بس میں بلبل کے ہو گل گل کے حوالے بلبل

کاٹ لے سر تو مرا چھوڑ نہ بسمل قاتل
کہ شہیدوں میں خدارا مجھے داخل قاتل

لب سے لب تا نہ ملے ویسے ملو دل قاتل
وصل کا لطف نہوگا ہمیں حاصل قاتل

بحر ہستی سے لگا ہوں کنارے دم میں
گھاٹ تلوار کا تیری ہو اساحل قاتل

قتل مقتل میں کئے تیغ نگہ سے لاکھوں
میں ہی کیا ایک نہ تھا قتل کی قابل قاتل

ہر رگ تن تری تلوار کا دم بھرتی ہے
مرتے دم بھر خدا مجھے گلے مل قاتل

حشر میں پیش خدا دیکھنا کشتی تیری
قبر سے کہتے اٹھینگے یہی قاتل قاتل

وہیں زخم سے آتی ہے یہ بسمل کی صدا
لب شمشیر کے بوسونکا ہوں سائل قاتل

کیا نکے سبب سر دے سودا ہی شہادت کی نکہ
جس چڑھا ہو تو اتارے کوئی عامل قاتل

خوب یہ ہی خاک رحیم کا بنایا تو وہ
کیا نشانوں ہی کے تھا اسی قابل قاتل

ردیف المیم

کیوں زبان کو مری اللہ کے نام سے کام
جس طرح حرف کو ہے کاغذ ارقام سے کام

اشک پیتی ہیں غم دیدہ میگو ہمیں تو شکر
شیشۂ دل سے سروکار نہ کچھ جام سے کام

دوس بیچونکی تصور میں ہوں بیخود یہاں تک
کچھ مجھے صبح سے مطلب نہ ہے شام سے کام

زخم تہمیں عشق میں گرمت گئی مشہور ہوئی
کچھ غرض ہمکو نشانی نہیں نام سے کام

ہر قدم منزل مقصود دکھاتا ہے شوق
جادۂ عشق میں لیتا ہوں نہ ہر گام سے کام

گرچہ افتادہ ہوں پہ حوصلہ عالی ہے مرا
در پہ بیٹھونگا ہوں کو ہے انعام سے کام

دیکھئے دل کیا ہی پریشان ہوا ہوں مین رحیم
حق نہ ڈالے کبھی ایسے بت خودکام سے کام

شاد رہوین وہ بلا سے گو رہین ناشاد ہم
سہل بیٹھے وہ ہین کرتے ہین انکو یاد ہم

شاد ہم ناشاد ہم پابند ہم آزاد ہم
گل بہی ہم غنچہ بہی ہم گلچین بہی ہم صیاد ہم

ہوکے عاشق سبزخط کے ہوگئے ہین یکقلم
ہوگئے کیا تختہ مشق ستم ایجاد ہم

کوہ و صحرا مین بھٹکتے پہرتے ہین جون گردباد
بنگئے فرقت مین تیری قیس ہم فرہاد ہم

گریۂ بلبل پہ ہنستے تہے اب ایسا گل کہلا
گل کو خندان دیکھکر کرنے لگے فریاد ہم

بعد مردن کیا اوڑائیگی ہماری خاک تو
ای صبا دست فلک سے ہوچکے برباد ہم

ضبط نالہ ہے فقط تیرے مزاج تند سے
مثل خس ورنہ قفس تک پہونک دین صیاد ہم

ستم نہ بولوگے تو کیا ہوگا کسی گلدوسے ل
کہہ ہی سنینگے اس دل ناشاد کو آشاد ہم

ایکدم جاتا نہین جز یاد ابروی صنم
سوتے ہین سینہ پہ رکھکر خنجر فولاد ہم

ساقیا عشرتکدہ سے اپنے جو کچھ ہو سو لا
کنج مرقد مین تجھے پہر کیا کرینگے یاد ہم

رفتہ رفتہ ہوگئے مشاق ایسے عشق مین
پہلے تہے شاگرد اس فن کے ہین اب استاد ہم

حسرتین دنیا کی ای رحیم مٹانا ہین محال
قید ہستی ہو لیین جب تلک آزاد ہم

ردیف نون

وہ ساقی ہین رند قدح خوار مین ہون
مسیحا ہین گر وہ تو بیمار مین ہون

وہ کہتے ہین خوبون مین سردار مین ہون
شہ عاشقان کہہ سزاوار مین ہون

بہار و خزان چمن مین ہین ہم
بجا ہے کہ تم گل ہو اور خار مین ہون

محب و شفیق و امین آپ کے شہر کے
ستمگار ہین ہون دل آزار ہین ہون
زمانہ مین مشہور ہون کیون نہ ہم تم
جفا کار تم ہو وفادار مین ہون

مجھے رحیم کو بخشش دیجیو اے رحیم
ہوا و ہوس مین گرفتار مین ہون

کہان دام زلف بچھا نہین وہ کون کہ پھنسا نہین
کوئی شخص ایسا بچا نہین پڑے جسکے سر بلا نہین
تپ ہجر کا ہے مرض مجھے جو مسیح آئے تو کیا کرے
کہ بغیر شربت وصل کے مرے درد دل کی دوا نہین
وہ جو جور کرتا ہے بے سبب کہون کس سے کون سنیگا لب
پڑا سابقہ مجھے اوس سے اب جسے کچھ خوف خدا نہین
نہین مانیگا تیرا کہا تو عبث ہے سر کو پہرا رہا
کہ بغیر عشق کے ناصحا زندگی کا مزا نہین

ہے عبث شکایت دلربا نہین رحیم اوسکی ذرا خطا
وہ ہے کون ایسا حسین ولا کہ ہے جسمین جور و جفا نہین

ہمین جو صورت دکھا چکے ہین ہم اونکی قربان جا چکے ہین
اونہین کے غمزے ہمین اٹھا چکے ہین گلے جو ہمکو لگا چکے ہین
سوال بوسہ کرو ہمین کیونکہ خفا ہوئے تھے وہ بہت مجھ پر
ہزارون باتین اسی خطا پر ابھی تو ہمین سنا چکے ہین
سہلائی شاید ہے کچھ اسمین خوشی ن کیونکر ہے میرا جی بھر
عدو سے ملینگے لاکھون قسمین ہمارے آگے وہ کہا چکے ہین
جو شمع رو یونہی لوگ ہے وہ شل پروانہ جی جلا گئے
سو اوسکے صدمہ سے کچھ نہ پائے کہ ہم بھی دلکو جلا چکے ہین
غضب ہے جیتون بلا نہ پایا ہر وہ ہیمو دی بغیر تو جا بسے
ہے فرق اتنا نہین سمجھو کہ دل ہم اپنا بسا چکے ہین
وہ آج یا تو مجھے بلائین دیا اسکا پھر ہمیں خود آئین
دوئی کا پردہ جو بیچ مین تھا اوٹھائین بہت تو منہ چھپا چکے ہین

لحد مین آئینگے وہ ہی حضرت دم علام جنکا تو ہے رحیم
کرینگے دلسے اعانت تیری جو کام دشمن کے جا چکے ہین

نہین بعد فنا کوئی کسیکو یادگار دوستین
اوسکی بیکسی رہتی ہے اوسکے غمگسار دوستین

دماغ اونکا غرور حسن سی ہی عرش اعلی پر
بہلا کب آکے بیٹھین گے وہ ہمسی خاکسارونمین

تری تیغ نگہ کیا ڈہونڈتی پہرتی ہی مقتل مین
ستمگر کیا دہرا ہے دیکہہ لی آفت کمارونمین

کیا ہی قتل جرم عاشقی مین آپنے ہمکو
ہوئے ہین آپ پہر ناحق ہماری سوگوارونمین

خوشی سے خوشی حاصل ہوئی جو اپنے ہاتہونسی
کیا قتل اوسنے جنکو لاکہون مین ہزارونمین

مری آغوش مین آتا نہین دم بہر کو آفت ہی
چمن مین کیا نہین دیکہا ہمیشہ گل کو خارونمین

رسائی ہو تو کیونکر ہو ہماری بزم جانا مین
جو دشمن ہین ہمارے ہین وہ اونکے دوستدارونمین

جدا ہیمین کسی کی کروٹین لیتا ہی تو ہر دم
سجہے بہی ای فلک ہم جانتے ہین بیقرارونمین

لیا مٹہی مین دل اور لیکی پیمان وفا توڑا
ہوئے مشہور صاحب تم بہی بی اعتبارونمین

بجہانا اے فلک اپنے تو اپنے خرمن مہ کو
بلا کی آگ ہی ان آہ و نالون کی شرارونمین

سر محفل نہ کہیچو عاشقونکو چین ابرو سے
نکلجائے کہین تلوار بیقرارونمین

رہا کرتا ہے سیر اندر کرہ فرہاد و مجنونمین
سمجہاتا تو کیا ہی مین بہی ان نامدارونمین

سمجہنا عاشق و معشوقکی باتونکا مشکل ہے
نکلتا ہی زبانکا کام آنکہونکی اشارونمین

حسینان جہا مین اسطرح جبہہ پر فوق ہی اوسکو
نظر آتا ہے جیسے فلک پر چاند تارونمین

ہوئی ہی آمد آمد ہی اونکی گرم محفل مین
عجب ہنگامۂ محشر بپا ہی بیقرارونمین

نہ عداوت میکشی کی ہی نہ رغبت زہد و تقوی کی
شمار اپنا نہ رندونمین نہ ہی پرہیزگارونمین

نہ کچہہ خوف کہا مین فاتحہ کو شوق سے آئین
اوسین کی تیغ کے کشتے تڑپتے ہین مزارونمین

مرے قاتل نے مقتل مین جو شمشیر ادا کہینچی
قضا بولی کہ مین بہی ہون قتیل جانثارونمین

وہ ہر دل لوٹتا ہی اوسطرف بجلی تڑپتی ہی
الہی خیر ہو سب آپڑی دو بیقرارونمین

شب فرقت مین مرا نالہ صدای صور ہے تارحیم

زمین جنبش مین آئی مردے اٹھ بیٹھے مزار مین

ہجر بتان سے ابتو میرے تن مین دم نہین — جینے کی کچھ خوشی نہین مرنیکا غم نہین
فرقت مین اون بتونکی تڑپتا ہون راتدن — وہ کونسی گھڑی ہے جو دلپر الم نہین
جیسے کہ عشق اوس بت زہرہ جبین کا ہے — آرام ہمکو زیر فلک ایک دم نہین
بسمل تو مجھکو چھوڑ کے جاتا ہے اے صنم — لاشہ شہید ناز پہ اتنا ستم نہین
بیٹھے ہین پاؤن توڑ کے کوچہ مین یار کو — اٹھنے کے تا بحشر یہانسے قدم نہین
کیا فائدہ بتونکا اٹھایا کرین جو ناز — مزدور کوئی ہم نہین حمال ہم نہین

آتا نہ زینہار مکر بتان مین رحیم
یہ آشنا کسی کے خدا کی قسم نہین

چشم پوشی ہمکو کب ہے گو نہان ہے شکل دوست — بوئے گل ہی ہوتی ہے نظر ورنہ نہان غنچہ مین
نغمہ سنجی کر رہی ہین آج رحیم بلبلین — آپ بھی لیکر چلین اب اپنا دیوان باغ مین
ہے عکس روئے یار جو جام شراب مین — اترا ہے آفتاب مگر آفتاب مین
ہوئے وہ جام ساقیا بزم شراب مین — چمکا دے آفتاب شب ماہتاب مین
حضرت نے جب تبسم دندان نما کیا — شرمندہ ہوکے چھپ گئی بجلی سحاب مین
سلجھا نہ بال بھر بھی تو مضمون زلف شاہ — سنبل کو مدتین ہوئین اس پیچ و تاب مین
ہوئے میان یار کا گر ہمکو پاس تھا — آئے عدم سے کسلئے دیر خراب مین
کچھ بھی تو پاس شیخ کو حسن بتان کا تھا — رنگ حنا ملا یا جو رنگ خضاب مین
شاید ہمارا کاسہ سر بھی سفال مین — ہے دور مجھکو گردش جام شراب مین

داغ درون مین جلوه رخسار یار ہی
نکلا ہی آفتاب شب ماہتاب مین

سوزان ہی دل تو دیدہ پر خون ہی جام ہی
لازم ہی اب تباہ شراب و کباب مین

غم کو خیال یار کو یا شوق وصال کو
کس کس کو دون جگہ دل خانہ خراب مین

یہ رحیم ہی شوق کی نگہت کا مست
ساقی مجھے شراب دی جام شراب مین

آشوب شور حشر ہی رفتار یار مین
لرزہ زمین مین ہی تو فلک اضطرار مین

بلبل نہ چھپا چمن روزگار مین
کھٹکا لگا ہوا ہے خزان کا بہار مین

کہیو کہ تو جگر ترا عاشق ہی سپہر
تیرا ہوئے گذر جو صبا کوئی یار مین

قاتل بجھا پھر جدا میری تشنگی
آب حیات ہی ترے خنجر کی دھار مین

فرہاد کیطرح لب شیرین کی یاد مین
پھرتا ہون سر ٹپکتا ہوا کوہسار مین

جور و جفا اوٹھائینگی اے چرخ کینہ ور
چھپا نہ پائیگا تو سو مین ہزار مین

باقی نہین سکندر و جمشید کا نشان
ڈھونڈو تو خاک بھی نہ ملیگی مزار مین

کافی ہین روشنی کے لئے داغ دل مرے
حاجت نہوگی شمع کی کشتہ مزار مین

نرگس کے پھول قبر پہ میری چڑھائیے
کشتہ ہوا ہون آپکی مین انتظار مین

یہ وعظ و پند ناصحا سمجھائے کسے
فرمائے جو دل ہی نہو اختیار مین

بعد فنا آہ مین میری اتنا تو ہی اثر
جلجائے چرخ شورش دل کی شرار مین

یہ غم اور عشق بتان ای رحیم غضب
گلشن مین آگ لگ گئی فصل بہار مین

کس جا نے کس مقام تو ای جلوه گر نہین
جو کور چشم ہین اونہین آتا نظر نہین

میں داغ دیپہ کہتا ہون ہمکو خبر نہین
شاید مرے نصیب مین گل ہین ثمر نہین

کوچہ مین اوسکے کھینچے ہین کسطرح اے صبا
ضعف فراق یار مین جان و جگر نہین

وہ جان بلب ہون مین کسی قاتل کی تیغ مین
سینہ مین ہم تو پہلو مین دل اور جگر نہین

کرتا ہے جگتا ہون کو ظالم جور و قتل
تجھکو ذرا لو ہائی خدا کا بھی ڈر نہین

مین مست چشم ناز ہون تیرا ہی ساقیا
مجھے کیا ضرور بادہ و ساغر اگر نہین

ناسور تیرے عشق کا رکھتی ہین دلمین ہم
وہ گھر ہی بے نشان ہے جسمین کہ در نہین

ہر ضرب کی ہے درد کہ نالہ مین کچھہ کچھہ
لیکن تمہاری تیغ نگہ کی سپر نہین

ہم ڈہونڈتے ہین اون کو جہانمین ادہر ادہر
ملتا نشان یار مثال کمر نہین

ادہر ادہر کی اپنی انگلی چٹخ کر دون نثار
محجوب اسقدر ہون کہ میرے بال و پر نہین

آمد ہے اے صبا کسی گلرو کی باغ مین
عشاق کے ہجوم سے جو رہگذر نہین

عزہ سبب ہی اون کو جو ہین بیتاب ال
بیمار اسقدر ہون کہ کچھہ آتا نظر نہین

رکھتی تھی سیر تکیہ تھا عشق جو مجھہ مین تھا
مفلس ہون پہ کسی سے مین خواہان زر نہین

پہنچوگے کیسے منزل مقصود کو رحیم
کچھہ بھی تمہارے پاس تو زاد سفر نہین

اے عارفان رانشیبہ اگاہی نظر بہین فگن
اے عاشقان راز ہما گاہی نظر بہین فگن

اے مقتدا اسکے اولیا گاہی نظر بہین فگن
اے پیشوا سے انبیا گاہی نظر بہین فگن

اے سرور دین شاہ دین اے رحمۃ للعالمین
اے مالک تاج دلو اگاہی نظر بہین فگن

اے چارہ درد نہان اے داروی جان زیان
اے واقف سر خدا گاہی نظر بہین فگن

اے واقف اسرار دل کشاف رمز کل
اے محو ذات کبریا گاہی نظر بہین فگن

سرگشته و آواره ام بیچاره و ناکاره ام — از کار خود وارم حیا گاهی نظر برمن فگن
بر بیخا بهر عطا شمس الضحی بدر الدجی — لوز الله کے کهف الوری گاهی نظر برمن فگن
شاه عرب و الاحسبا ای لقب عالی نسب — از لطف تو خواهم شفا گاهی نظر برمن فگن

عاجز رحیم خسته ام شیدای تو جان و دلم
بهر خدا بهر خدا گاهی نظر برمن فگن

غم سے سینہ فرقت مین نکلجائے تو جانون — غم کہتا ہو نہین مجھے غم کہائے تو جانون
کہتا ہے ستانیکو مرے ہانسکے ستمگر — فرقت مین کیسکی کوئی مرجائے تو جانون
سنتا ہون کہ عشاق صدا مرتے ہی ہین — فرقت مین اجل گر مجھے آجائے تو جانون
ناگن ترے زلفون کو کہاتے ہین شاعر — مارا ہوا اوسکا کبھی لہرائے تو جانون

رحیم اشتہ ہے گو کہ تری آہ رسا مین
رحم اوس بت کافر کو آئے تو جانون

کہو بالین سے اٹھ جائے طبیب دشمن جان کو — وصال یار کافی ہے دوای درد ہجران کو
نکالون کھینچکر دل سے اگر مین آہ سوزانکو — جلا کر خاک کر ڈالے ابھی گردون گردانکو
نثار دون اپنے یوسف کے قدم پر مصر کنعانکو — بلخ کو شام کو چین کو ختن کو ہند ایرانکو
ستارے چشم سے نسبت ہے کیا چشم غزالانکو — لب رنگین نے شرمندہ کیا لعل بدخشانکو
بندہے کس طور سے مضمون کمر ہم ناتوانوں سے — پتا لگتا نہین اپتک کہین خضر بیابانکو
تمہارے مصحف رخ پے گمان ہے خال مشکین کا — دبستان طفل زنگی کے کیا ہے حفظ قرآن کو
کئے ہین قتل عاشق اسقدر شمشیر قاتل نے — کہ شہرون کو کیا ویرانہ بسایا دشت ویرانکو
نہ سہے اس واعظ کا کل نے سینا کر دل بت کافر — دیا دیندار کافر کو بنا کافر مسلمانکو

ہمارے لے لیا دلکو دکھا کر اوبت کافر / ادا کو ناز کو انداز کو زلف پریشانکو
جو آیا یاد لیلی تیری دیوار کا سایہ / بکڑ بکر رو دیا مجنون ترے صحرا کو دامان کو
کیا ہے چاک کس کس کو ہماری جوش وحشت نے / قبا کو آستین کو جیب کو دامن گریبانکو
ہمارے چشم گریان آہ سوزان نے کئی باہم / کیا یا خشک دریا کو دریا کیا بیابان کو
اسیر دام ہوتے ہین بہلا دیکہین تو کتنے دل / کہ پہلائے ہین اوس ظالم نے اپنی زلف پیچانکو
کہا اکدن یہ ہمنے اوسنے دیدو گی اگر تو / تعجب کیا کہ پڑتا کام ہے انسان سے انسانکو
تو کہتے ہین وہ کیا ہنسکر مخاطب ہو رقیبونسے / ہمین دیکھو اسے دیکھو ذرا اس شان بیدو انکو
وفا کیونکر کرے وعدہ کہ اوس سرو قامت کو / وفا کرنا نہین آیا ہے ایدل عہد و پیمان کو
لئے ہمراہ غیرون کو لگا کر رشک کی آتش / جلانے قبر پر آیا بت کافر مسلمان کو

غرض تھی یہان کہا نیسے مطلب سرخروئی السے
رحیم شرمندہ کرنا تھا اوسے لعل بدخشان کو

آج جانیدو انھین اور نہ کل جانیدو / دل کے ارمان جو رحیم کہ ہین نکلجانیدو
دل جو مانگتے ہین دینے دو رقیب کو نہ مجھو / یار و دشمن مرے پہلو سے نکلجانیدو
ٹہیرو ٹہیرو کہے دیتا ہون جو گذری مجھپر / وار لو اب ذرا دل کو سنبھل جانیدو
عشق کہتا ہے کہ فرقت مین ابھی جا بیٹھو / صبر کہتا ہے کہانتک ٹلے ٹل جانیدو
باغ ہو سامنے اوس گل کی نہ تھم جڑ کا ٹو / نخل امید ہمارا ابھی تو پھل جانیدو
کیجیے ساتھ نہ غیرونکو عیادت دم نزع / روح کے ساتھ حسرت بھی نکل جانیدو

تیری نظرون کے اشارہ وہ قیامت ہین رحیم
دیکھو مجھ انکھونکو ہی بل جا نیدو

لطف کچھ دل کی لگاوٹ سے نہ آیا ہمکو
ہمنے چاہا تمہین اور تمنے نہ چاہا ہمکو

باغبان پیش خدا حشر کو ہوگا انصاف
تونے بیوقت جو گلشن سے اوجاڑا ہمکو

ہائے کس ناز سے چہرہ کو چھپایا اوسنے
جب کبھی دور سے آتے ہوے دیکھا ہمکو

ہمنے کب اوس گل رعنا سے لڑائین آنکھین
گھورتی کیون ہے تو اے نرگس شہلا ہمکو

شکر کس منہ سے ادا ہو ترا اے خنجر ناز
تونے اس زیست کے جھگڑے سے چھڑایا ہمکو

کونسے منہ سے کرین آہ فلک کا شکوہ
جبکہ قسمت ہی سے اپنی ہو نہ لکھا ہمکو

خاطر غیر سے دم مین وہ بگڑے ہے رحیم
یہ ملی دوست کی الفت سے کیا ہمکو

تیری الفت نے کیا ایسا پریشان مجھکو
اب تو بستی نظر آتی ہے ویران مجھکو

الفت زہرہ جبینون مین تو اندھا ہوکر
کیون جھکاتا ہے کنوئین اے دل نادان مجھکو

عقدہ نوح کو کیون سنگ بدستا مین ہون
چشم پرزور دکھا دیتی ہے طوفان مجھکو

یار پہلو مین ہو اور ہاتھ مین جام شراب
دل کی خواہش ہے یہی اور وہ ارمان مجھکو

ہے زمین مین مری حسن سن کے غزل اے رحیم
لوگ سب کہتے ہین اب صاحب دیوان مجھکو

ہم سے عشق کی اے دل ہوے سرشار کہ تو
پھر سے بدمست ہین اب ہم سر بازار کہ تو

ہم جو کہتے تھے ہو مائل زلف جانان
دیکھ ہم دام بلا مین ہین گرفتار کہ تو

تجھکو لگتا برا ہوتا ہے دیکھا تو نے
اب جھلا تو ان کو ہم کہتے ہین بیدار کہ تو

تھا نہ لازم تجھے اوس در پہ قدم کا رکھنا
سر کو ٹکراتے ہین ہم اب اسی دیوار کہ تو

ہم منع کرتے تھے اوس کوچہ کو پھیرنے سے تجھے
ہم ہین گرد شہر شب و روز دل زار کہ تو

شعر رہ لیون کی لگن ہوتی ہے تا قطع اوقات
شمع سے پروانہ ہین ہم جلنے کو تیار کہ تو

کیا شگفتہ یہ زمین تا ہند لگی ہے جیم
دیکھین آ ہمین لکہین پہلی ہم اشعار کہ تو

بے بس ہون مری شرم ہے پروردگار کو
دیوانہ کر کے یار نہ لے ننگ و عار کو

سمجہے ہی ایک کہیل بت نے سوار کو
تو وہ شکار کہا ہے ہمارے ہزار کو

لطف رسائی یار نے تسخیر کر لئی
چین کو ختن کو اور خطا کو تتار کو

اچھا فراق یار مین روؤن کیا کرون
قابو مین جب نہ پاؤن دل بیقرار کو

ہم صیدگاہ عشق مین صیدا سلئے سے تہے
شاید وہ آوے صید فگن پان شکار کو

دکہاؤن حشر مین انہین گلہا سی داغ دل
اٹہون بغل مین دابکے فصل بہار کو

حسرت یہ لکو آرزو ہے کہ آوین وہ ایک پل
بلبل کی سیر آج دکہا دینگے یار کو

ہم سن مسی مگانی حنا خون دل سے
گلشن مین اے صبا وہ چلا ہے سنگار کو

ظالم کی نسل بڑہتی نہین ہے جہا تمین
پہولا پہلا نہ دیکہا کبہی نخل دار کو

جاتا اگر خدا سے تو ایمان کے نور سے
دوستی مر کے ہم اپنے مرزا کو

ہم چند روزہ ہین دنیا کو عیش و سنج
کب ہے قیام گردش لیل و نہار کو

ردیف ہا ہوز

آج پہلو مین وہ جلے پہیر ہے اللہ اللہ
اوج پر کیا مری تقدیر ہے اللہ اللہ

ان باتون مین کیا ہے دل عالم تسخیر
سحر کی کیا تری تقریر ہے اللہ اللہ

اوہی سولس ہین فرقت مین الہی توبہ
مین ہون اور نالہ شبگیر ہے اللہ اللہ

جلوۂ رخ وہ دکھاتے ہین تہا کہ یقین — دل پہچاننے کی یہ تدبیر ہے اللہ اللہ

غمزہ وہ دیکھ کبھی غیر کہتے ہین رحیم
اسکو بس الفت بشیر ہے اللہ اللہ

دیکھے گر نازسے وہ رشک پری آئینہ — بہول جائے وہین سب جلوہ گری آئینہ
دست نازک مین لیا جیسے پہ پیروی مرے — نازکر نیلگا کیا شکل پری آئینہ
صورت صاف جو دیکھی تری اے رشک قمر — ہاتھ مین لو نہ کبھی حور و پری آئینہ
خود نمائی جو کیا جامہ سے گل کو باہر — لائے کیا ساتھ نسیم سحری آئینہ

سبزۂ خط یہ نوڑ سے کہتا ہے رحیم
ایسی دکھلائی کہین دو پہری آئینہ

ردیف یای تحتانی

شوق تہا آپکو کب جور و جفا سے پہلے — کام رکہتے تہے سدا مہر و وفا سے پہلے
مین بہی ہون کشتۂ انداز تغافل دیکھو — کیا جلاتے نہ تہے مردونکو ادا سے پہلے
پڑ گیا زلف پہ سایہ کسی سودائیگا — یون اُلجھتے نہ تہے کافر ہوا سے پہلے
پار ہاے دل مشتاق بہی آنکھ اے چشم — بہی بہو چکین سگے مگر اشک رسا سے پہلے
کیون خفا ہو کہ یہان سینہ مین دم گہٹتا ہے — جان جاتی ہے مری ہاے قضا سے پہلے
بعد مین یاد کریگا تو وفائین قاتل — قتل کرتا ہے اگر تیغ جفا سے پہلے
گل بہی کہلجاتے گین کہٹکا تجھے کیا ہے بلبل — پتا ہلتا ہے نہین حکم خدا سے پہلے
کوچہ یار مین کیا خاک رہی خاک اپنی — کی رسائی نہ کچھ افسوس صبا سے پہلے
جنکو حورون کی طلب مجھکو بتونکی خواہش — زاہد آپ تو نہچ اپنی ہوا سے پہلے

بے خبر ہوش مین آ غرۂ ہستی کیا ہی
اوسے پایا ہی نہ پائیگا فنا ہی سے پہلے

بوسۂ رخ کے طلبگار رہے گر رحیم
شور کیون نکیا زلف دوتا سے پہلے

جسکی الفت مین ہم اہی دوستو بدنام رہے
آج تک وصل سے اوس شوخ کے ناکام رہے

ہائے ابتک نہ بر آئی کوئی میری امید
لاکھون ہی دلمین بہری حسرت و کام رہے

خواہش وصل ادھر سے ہے ادھر سے انکار
مدتون بھیجی نامۂ و پیغام رہے

کب ہوا عشق کے آغاز کا انجام بخیر
نقد دل دیکے بھی وصل سے ناکام رہے

دام گیسو سے رہائی نہ ہوئی وا نصیب
ہم اسی پیچ مین یارب صبح و شام رہے

عشق مین تیرے صنم ابتو یہ نوبت پہنچی
نہ تو کافر رہے نہ صاحب اسلام رہے

دور کر دلسے میرے الفت دنیا یارب
تیری ہی یاد سے ہر وقت مجھے کام رہے

ساقیا بہر خدا رکہنا نہ ساغر خالی
بادۂ عشق سے لبریز مرا جام رہے

گلرخون کی الفت مین ہوا اثر باور رحیم
خار بھی مجھکو سمجھتے یہ گل اندام رہے

کوچۂ یار سے لیجائیو میت میری
دوستو یاد رہے تمکو وصیت میری

ہجر جانان کا دلا کرتا ہے شکوہ ناحق
کچھ خطا اونکی نہین ہے یہ ہی قسمت میری

بعد مدت کے کیا وصل کا وعدہ دشمن
للہ الحمد ٹھکانے لگی محنت میری

نام لینے کا نہین خوف سے لیکن صاحب
آج دیدیجئے آپ اپنی امانت میری

ہنسکے فرماتے ہین یہ تو ہے سزائے الفت
جس گھڑی سنتے ہین وہ مجھسے مصیبت میری

الفت زلف بتان مین نہ پریشان ہونا
مان لیتا جو دلا پہلے نصیحت میری

نقد جان لیکے نہ تم مفت مین بدنام کرو
آگیا دل جو تمہارا ابھی کسی پہ صاحب

عمر بھر کی بھی وابستہ ہے دولت میری
اوس گھڑی کھلجائیگی حاجت میری

فیض انعام سے کیون فتح نہ ہو ملک سخن
اندنون مدح پہ ہے رحیم طبیعت میری

رحم کرتے پھر کافر خدا کیواسطے
میرا نالہ بے اثر سنکر کہا اوس شوخ نے
دل جلانا صبر کرنا طعنے سننا غیر کے
چھوڑکر عاشقکو کرنی ہو محبت غیر و یہ ظلم
کیون نہین دیتا زکوۃ حسن بوسہ اے صنم
عشق ایسا اب جہان سے ہو گیا معدوم

تجھکو دیتا ہون سر سے جور و جفا کیواسطے
چاہئے تاثیر بھی آہ رسا کیواسطے
اتنی باتین چاہئین اہل وفا کیواسطے
کم مجھے سے ہو گیا مشق جفا کیواسطے
فخر ہے خیرات کا لیتا گدا کیواسطے
نام کو بھی ہے نہین ممکن دوا کیواسطے

دین و ایمان بھی رحیم نے بتونکو دیدیا
اب کہو رکھا ہے کیا روز جزا کیواسطے

کفر اسلام سے بدلا بت پرفن کے لئے
یاد مین اوس بت رعنا کی ہے بیتاب یہ دل
پوچھ بلبل سے گذر جاتی ہے جو فصل بہار
خوب مشکور ہوئے کہ اوتارا قاتل
ہمدمون خاک مین ملتا ہے ندو ہمکو کفن
زاہد انکو مبارک ہو حریم و کعبہ
کشتۂ عارض ہے تو کیسا کا ہو سیمین

دین سے بیدین ہوے طفل برہمن کیلئے
مثل بلبل کہ پریشان ہو گلشن کی لئے
آخرش باد خزان ہے گل و گلشن کی لئے
ایک دستی تھا مرا یار بھی خنجر سے لئے
پوشش خاک ہی کافی ہے مری تن کی لئے
سکو چھوڑا ہے کافی مرے مسکن کی لئے
جیا ہے طور کا پتھر مرے مدفن کیلئے

ہی اذان وصل کی شب رہ گئی ارمان باقی
صوت کیوں نہ آ گئی ہائے مؤذن کیلئے

کاکلیں رخ یار پہ کب ہیں یہ رحیم
گنج پہ بیٹھے ہیں دو مار سیاہ من کیلئے

دل لگی کی کوئی شکل ہو دل ناشاد رہے
زیر لب نالہ رہے ہونٹوں پہ فریاد رہے

یاس و ارمان رہے نالہ و فریاد رہے
یا الٰہی دل ویران مرا آباد رہے

عشق جب ہے کہ تری زلف معنبر کا ہوا
یونہیں ہم نکہت گل کی طرح برباد رہے

دم میں نکلیگا مرا دم سنو بیدم اتنا
دم ذرا روکے ہوئے خنجر جلاد رہے

رحم آئے نہ اوسے خون ہی حسرت نکلے
منہ پہ گر نقش ذبیح دامن جلاد رہے

اب وہ دل ہی نہیں جس کو پریشانی ہو
زلف شکین صنم کیسی ہی برباد رہے

عاشقوں میں مجھے رحیم وہ سلیمانی ہے
سیکڑوں بزم تصور میں پری زاد رہے

آہ بھرتا ہے جو میرا دل بسمل ٹھنڈی
باد صرصر نہ چلی میرے مقابل ٹھنڈی

دستگیری کا کچھ تجھ پہ جو سایہ پڑ جائے
روشنی تیری نہ ہوا مہ کامل ٹھنڈی

دیکھے گر چشم فسوں گر کی فسوں سازی کو
دم میں ہو جائے شمع جادوگر بابل ٹھنڈی

کیا ہی تشہیر میں جلدی ہے خوشا شعلۂ اتنا
ہو نہ دے نعش تو میری ذرا قاتل ٹھنڈی

دیکھیں چہرۂ انور سے لگاتی تیری
شمع پروانہ نے کر دی سر محفل ٹھنڈی

باد صرصر کا گذر روضۂ جنت میں کہاں
بزم جاناں میں نہ سے ساکنین ازل ٹھنڈی

رحیم طبع کا گر اپنی شرارہ اسکے
شمع ہو جائے عدو کی سر محفل ٹھنڈی

ہاتھ خاکِ قدمِ یار جو آئی ہوتی
توتیا جان کے آنکھوں سے لگائی ہوتی

مرغ جان کو قفس تن سے رہائی ہوتی
لیکن اوس جان جہاں سے نہ جدائی ہوتی

فصل گل آئی ہے گلزار میں ہر جو بہار
کاش اسیروں کی بھی صیاد رہائی ہوتی

گر برسنے پہ تجھے ناز تھا اے ابر بہار
چشم گریاں سے میری شرط لگائی ہوتی

صدمۂ ہجر بتانے پایا دل بیمار نجات
کاش عیسیٰ کی عیوض موت ہی آئی ہوتی

آہ سے ہوئے سے کبھی آتی اگر لب پہ مرے
خاک میں خاک فلک تیری ملائی ہوتی

ہم بھی غش کرتے کبھی حضرت موسیٰ کی طرح
جلوۂ یار سے گر چشم نمائی ہوتی

خط گو اوسنے دیا تھا تو تسلی کو مری
قاصدا تونے ہی کچھ بات بنائی ہوتی

سنکے وہ غم کی کہانی مری کہتے کیا ہیں
کون کہتا تھا سنا او نہ سنائی ہوتی

غم سہوں رنج سہوں ہجر سہیں بھی سہوں
ایسے جینے سے تو پھر موت ہی آئی ہوتی

وعدۂ حسن سے کہتا ہے وہ دلبر مغرور
ق مجکو منظور اگر جلوہ نمائی ہوتی

چشم آہو کی سیاہی کا بنانے سرمہ
مژۂ دیدۂ آہو کی سلائی ہوتی

پھینکتا تسبیح سجادہ کو فوراً زاہد
مئے گل رنگ جو ساقی نے پلائی ہوتی

کیا گلہ تجھسے فلک کو جو جانا ہمیں اگر
لکھا قسمت کا جو ہوتا تو رسائی ہوتی

پہنچی نظر وہنے کیا سارا زمانہ پامال
کیا غضب ہوتا اگر آنکھ اوٹھائی ہوتی

صفت نقش قدم خاک میں ہم ملجاتے
کف پا تک جو ترے ہمکو رسائی ہوتی

ناصحا بھولتا کرنی یہ نصیحت ساری
گر مری طرح طبیعت کہیں آئی ہوتی

رخ انور کی نظارہ کی جو ہوتی طاقت
آنکھ ہم سے بھی حجابوں سے لڑائی ہوتی

اوسکی کوچہ کی میسر جو گدائی ہوتی

درویش ہین تکیہ اور بستر نہین رکہتے
جز کوئے صنم اور کہین گہر نہین رکہتے

کب کرسکین میرے دل صد چاک مین بخیہ
کیسوزن عیسی تو رفوگر نہین رکہتے

تدبیر کرین کیا کہ جو آئے وہ پریرو
ایسا کوئی جادو کوئی منتر نہین رکہتے

مشتاق شہادت ہوئے ہین کہدو کوئی اونسے
گردن پہ میرے کسلئے خنجر نہین رکہتے

کیا سنکر کرین قیس و فرہاد کا قصہ
ہم عشق مین اپنا کوئی ہمسر نہین رکہتے

حیرت ہے کہ کیون پوجتے ہندو ہین بتونکو
قدرت تو کسیطرح کی پتہر نہین رکہتے

گو کم ہے مگر قدر سخن اب بہی ہے باقی
رحیم کرین کیا کوئی جوہر نہین رکہتے

لا ساقیا شراب کے ساغر نئے نئے
مستانے آج بیٹہے ہین آکر نئے نئے

دکہلاکے تیغ ابرو کے جوہر نئے نئے
بسمل کئے ہین تو نے ستمگر نئے نئے

جور و ستم بہی کرتے ہین عاشق کا لیکے دل
پیدا ہوئے ہین ایسے دلبر نئے نئے

نسبت ہو کیا صدف کو مری چشم تر سے
نکلے ہین میری چشم سے گوہر نئے نئے

ہرگز نہین فلک پہ ستارے یہ شمعون
چمکے ہین میری آہ کے اختر نئے نئے

سب جائین بہول مجنون و لیلی کے عشق کو
لکہون جو اپنے عشق کے دفتر نئے نئے

رحیم گلے کٹین نہ ہزارون کے کسطرح
دکہلائے جب مژہ کے وہ خنجر نئے نئے

ہم جام عشق پی کے جو بیہوش ہو گئے
دونون جہان کے رنج فراموش ہو گئے

زاہد بہی ہوا کو ابر کو ساقی کو دیکہکر
زاہد تمام سرور مین مدہوش ہو گئے

الفت کے رنج کھا کے یہ کیا مزا ملا
ہجران نصیب آپکو غم نوش ہو گئے

اللہ رے پیر مغان تیری معجزہ نمایان
واعظ بھی تجھے دیکھکر بیہوش ہو گئے

ہم میکدہ مین خاک نہ چھوڑینگے ساقیا
کم ظرف ایک ہی جام مین بیہوش ہو گئے

کیا دیکھے کوئی ارنی کی وہان صدا
موسی یہان یہ کہتی ہی بیہوش ہو گئے

بلبل کے منہ سے سنکر تمہاری داستان
سارے چمن کے گل ہمہ تن گوش ہو گئے

اللہ نے وہ حسن دیا میرے یار کو
یوسف بھی جسکو دیکھ کے بیہوش ہو گئے

انکار آج کرتے ہین کیسی زبان ہے
وعدہ حضور کل کے فراموش ہو گئے

جو عاشقی مین فرض تھا ہم کر چکے ادا
ناز آپکے اٹھا کے سبکدوش ہو گئے

کیا ابتدائے عشق مین قول و قرار تھے
سب عہد اب تو دل سے فراموش ہو گئے

وہ بہر دل و جگر تو ہمارے تن پہ بار تھا
ہم سب یہ تمکو دیکر سبکدوش ہو گئے

اللہ ہوی جو انکی خبر عشق نے آکے دی
قربان مجھسے پہلے میرے ہوش ہو گئے

سنکر سوال وصل کو بگڑی بہت وہ رات
لپٹا لیا گلے سے تو خاموش ہو گئے

دیکھا جدھر نگہ بھر کے بیوسنی اوس مست نازنی
غمزہ پکار اٹھا وہ بیہوش ہو گئے

جھگڑا شب فراق یا مرگ زیست مین
ہوش آگیا کبھی کبھی بیہوش ہو گئے

رخصت ہوئے وہ آخر شب خاتمہ ہوا
ہم صبح سے ہی پہلے کفن پوش ہو گئے

غیرون نے میری بیکسی جب دم کی خبر
رو دینگے ضبط کر کے وہ خاموش ہو گئے

عاشق ہوا تو سوگ تمہاری بلا کرے
تم کیون برنگ زلف سیہ پوش ہو گئے

شام فراق بخت سیہ چرخ نیلگون
ماتم مین میرے سب یہ سیہ پوش ہو گئے

چاند یا لگا کے میرے جنازہ کو یہ کہا
ہم آج اوسکے حق سے سبکدوش ہو گئے

احباب میری لاش کو فنا کے گھر چلے
ایک بوجھ تھا کہ جس سے سبکدوش ہو گئے

پچھتائے خاک کر کے مجھے آسمان بہت
آخر کو میرے غم مین سیہ پوش ہو گئے

وہ رکھکے پھول پڑھتے ہین تربت پہ فاتحہ
ہم بعد مرگ قبر مین گلپوش ہو گئے

کس رشک گل کے عشق سے سینہ ہے داغ داغ
کس گلبدن کی یاد مین گلپوش ہو گئے

پی ہے وہ مے رحیم نے روز الست کو
دونون جہان جس سے فراموش ہو گئے

صدقہ ہون جان و دل سے طرحدار یار کی
جسکے ہین ڈھنگ سب سے نرالے پیار کے

رو رو کے داغ گنتے ہین ہم ہجر یار کے
یہ قطرہ ہاے اشک ہین دانہ انار کے

ساقی شراب لا شب تاریک ہے تو کیا
مضمون مین لکھ رہا ہون رخ زلف یار کی

اختر سے دانت گل سا بدن چشم نرگسی
رنگت سے شرم کھاتے ہین دانہ انار کی

جلتی ہے آنکھ جا سے فتیلہ ہے ہر پلک
بس ہین یہی چراغ شب انتظار کی

مجنون کو دیکھ ناقۂ لیلی سے وجد مین
غمزے یہ دیکھنا شتر بے مہار کے

معلوم ہو گیا کہ فلک بعد مرگ بھی
سونے نہ دیگا قبر مین پاؤن پسار کی

محروم وصل یار سے ہم غیر باریاب
ہین کارخانہ قدرت پروردگار مین

پائی کسی مزار کا نکر فکر تو رحیم
روشن رہیگی داغ دل اغدار کی

تمہارے عشق مین دلکو پھنسا چکا جی چاہے
ہوائی خاک مین اپنی ملا چکا جی چاہے

وہ رخ پہ چھوڑ کر زلفین ہوے بیٹھے ہین سر کھولے
ہمارے دام مین دلکو پھنسا چکا جی چاہے

لگا کر دو شمع رو لو تے ستو بیٹھے جلتے ہین
بس اب دل قتل پروانہ جلا چکا جی چاہے

کہا مین نے کہ جاتا ہون تو وہ مغرور بولن … کسیکو روکتے ہم کب ہین جائیے جسکا جی چاہے
ترچھی ترچھی نظر سے ہمکو بیٹھے جلتے ہین … ہمین کیا اب دل نشانہ بنائیے جسکا جی چاہے
خدا شاہد ہے تمسے سرخرو ہو آج کہتا ہون … ہمارے قتل پر بیڑا اٹھائے جسکا جی چاہے
خدا اوسکو ہم سمجھتے ہین جیسے معشوق کہتے ہین … ہمارے جرم فتوے لگائے جسکا جی چاہے

یہ سب جھگڑا ہے رحیم جیتے جی کا نہ مانین
لحد پر گالیان آکر سنائے جسکا جی چاہے

جما مین اپنی تاثیر دعا کا پوچھنا کیا ہے … اجابت آکے خود کہتی ہے سری التجا کیا ہے (اجابت)
اوسیکو علم ہے دار بقا و دار فنا کیا ہے … ازل سے ابتدا جسکی ہے اوسکی انتہا کیا ہے (ازل)
پھنسایا مجھکو دام زلف مین اور خود بھی ہنستا ہے … خدا کیواسطے اے دل بتا تجھکو ہوا کیا ہے
لیا سادگی نے ایسے نادانکی مرے دلکو … جو اتنا بھی نہ سمجھو ناز کیا ہے اور ادا کیا ہے
نہین گر بار ور نخل تمنا اے گل خوبی … تو پھر اس واسطے سینہ پہ کچھ اتنا نکلا کیا ہے
فراق یار مین مجکو نہ کیونکر تلخ کامی ہو … نہ ہو پہلو مین جب دلبر تو پھر جینے کا مزا کیا ہے
یہی حسرت رہی دل مین کہ مجھکو دیکھکر گریان … نہ پوچھا آپنے اکدن کہ تیرا مدعا کیا ہے
غضب ہے وصل مین کہنا کسیکا یون شرما کے … بتاؤ جلد تو ہے آج دل کا مدعا کیا ہے

طبیعت اوس بت کافر پہ آئی ہے رحیم
غزل سی اکثر جو کہتا ہے خدا کیا ہے

باقی نہین ہے دل مین تمنائے جان سے … دیتی ہی وہ زمین کہین آسمان مجھے
لے اونکے بوسہ لینے کی طاقت کہان مجھے … جب تک کہ ہان کہے نہ وہ غنچہ دہان مجھے
حسرت رہی حیات تک ارمان بعد مرگ … اس آرزو نے چین دیا یہان نہ وہان مجھے

اس لاغری نے تن کو رگ گل بنا دیا
بن نبکے خار چبہتی ہی ہر استخوان مجھ

غیروں کی روز وصل سیاں ہو شب فراق
ایسی ستم اٹہانیکی جرأت کہان مجھ

پروانہ سان جلا کی تو یک لخت خاک کر
مانند شمع پہونک نہ سوز نہان مجھ

کتے لیا کہان گیا خدا جانی کیا ہوا
ملتا نہین ہی سینہ مین دلکا نشان مجھ

بجلی گرا زمین کو ہلا خود ہی ٹوٹ پڑ
کوئے بتان سے پر نہ اٹہا آسمان مجھ

مارا جو اوسنے تیر نگہ کی دل نے آفرین
گویا زبان و دل ہوئی سوسن نہان مجھ

پہونچا ہین اس کمال کو ہو کر مرید عشق
کامل ہر اک سمجہتا ہی پیر و جوان مجھ

بت خانہ پا سکے کعبہ مین رحیم بسر کردن
کہونی نہین ہی عمر عبث رائگان مجھ

کس نے دلمین یہ مری جلوہ گری دکہلائی
آج شیشہ مین مجھ غم نے پری دکہلائی

جب سے نظرون مین سمایا ہی وہ رشک گلشن
آنکہ دینے لگی پہولونسے بہری دکہلائی

قیس بہی دیکہتی ہی بن گیا مجنون چمن
وحشت دل نے وہ شوریدہ گری دکہلائی

نالہائے غم فرقت سے ہلا دونگا فلک
آہ نے میری اگر بے اثری دکہلائی

نالہ وہ کرتے ہوئے ساتہہ جنازہ کے چلے
نوحہ گر نے یہ مری نوحہ گری دکہلائی

اوس سے پایا وصل کا وعدہ افسوس
اور قسمت نے یہ بے بال و پری دکہلائی

خفا ہر اوڑ کو دریار پہ پہنچا اکدن
خوب اے باد صبا نامہ بری دکہلائی

ہر لب زخم سے آتی ہے صدا بسم اللہ
تیغ قاتل نے عجب جلوہ گری دکہلائی

ہو گئے تسخیر ابہی حور و پری جن و بشر
تم نے چلمن سے جو جادوگری دکہلائی

عمر بہر وصف کیا رحیم حسن بتان کا
حیف ہے تو نے یہ کیا بیہنری دکہلائی

قطعات

رباعی دعائیہ بحبت جناب والا نواب ابراہیم خانصاحب بہادر والی ریاست کنجپورہ

نواب ابراہیم خان نامست بادا	رباعی	ہر جملہ امور خیر سلامت بادا
دریافت دلم اسم تو دین پرور گفت		اسمت روشن تار وز قیامت بادا
سحبان کو میرے سامنے تاب و مقال کب	رباعی	حسان کو نصیب ہوا ارتجال کب
بلبل ہماری نا نوکی کیا نقل کر سکے		اک جانور اوڑا اسے ہمارا کمال کب
جب دونوں جہاں سے ہاتھ اٹھایا مین نے	رباعی	کھویا اوسکو تو اوسکو پایا مین نے
کعبہ سے غرض نہ دیر سے مطلب کچھ		ہر کوی صنم مین سر جھکایا مین نے
صفائی صنم گر تحریر مین آئے	شعر	قلم کا پاؤن حیرت سے پھسل جائے
وہ زلف ہوا سے مجھ پر ہم نظر آئی	شعر	اوڑتی ہوئی گن قدِ آدم نظر آئی
چوٹی نہین ہے پشت پہ اوس نونہال کے	شعر	دو کالے گتہ رہے ہین زبانین نکال کے
سنبل ہے غنچۂ دہن کے لبون سے برگ گل	شعر	رہا نہ حلقہ گیسو سے ہو سکا سنبل
زلف پیچان کے حسینون نے جو ہندی مارے	شعر	دیکھے پھانسی بہت اللہ کے قیدی مارے
چپکے چپکے مسکرانا اونکا ایک انداز ہے	شعر	ہے چمک ہے برق خندان رعد آواز ہے
یہ خال نہین ابروی خمدار کے نیچے	شعر	زنگی کو قضا لائی ہے تلوار کے نیچے
اوٹھایا رقص مین پشواز کے جب اپنا انکو	شعر	گمان گذرا پری پرواز کرتی ہے پرستانکو
بھر دیا مضمون چن چن کر گل رخسار کا	شعر	کیون نہ لون بوسہ مین اپنے یار بے تابانہ کا
سلونا پن غضب کا ہے نہ گورا ہے نہ کالا ہے	شعر	جوبن مین مرد یار زمانہ سے نرالا ہے
مظہر حق وہ بت ہے لات نہین	شعر	چاند سا منہ ہے سومنات نہین

بلبلونکو موسم گلزار مبارک ہووے	شعر	عاشقون کو جلوۂ دلدار مبارک ہوے
نہ جوانی وہ رہی اور نہ رہا عہد شباب	شعر	کالا منہ کرنے کو ڈاڑھی مین لگایا ہے خضاب
نہان تھے آپ یہان تو رات بھر اختر شماری تھی	شعر	تڑپ دلمین نظر در پر سحر تک بیقراری تھی
ہمکو بیٹھوا کے خوب دیکھی سیر	رباعی	چلدیئے آپ ہمکو سمجھا غیر
حضرت عشق بس سلام تمہین		کب کا نکالا تھا یہ اپنے بیر

تاریخ تصنیف از کرپا رام کنجپوری

چون بافضال خداوند کریم ذوالمنن	ختم شد دیوان رحیمی نور افزای جان و تن
غیرت از رنگ چمن و شمع بزم عاشقان	گلشن رنگین بیانی بلبل باغ سخن
مثل این گلدستۂ رنگین ندارد باغ دہر	شد بہار تازہ اور دلکش زیب چمن
نظم سرور عبدالرحیم شاہ رحیم کنجپوری	شد برین گلدستۂ تر مثل بلبل نغمہ زن
سال ختمش چون طلب کرد کرپا ز ہاتف	گفت از من کہ سحر عظیم ہے درین سخن
	سنہ ۱۳۲۰ھ

[illegible]

واسوخت رحیمی

از تصنیف سید محمد عبدالرحیم شاہ صاحب گنجوری

[illegible]

عیش و عشرت کی جگہ غم کا بچھونا دیکھا
وصل جاناں کی عوض گور میں سونا دیکھا

[illegible]

موسم گل ہی اگر ہو تو خزاں ہو جاوے
صحن گلشن پہ بیاباں کا گماں ہو جاوے

[illegible]

یا کسو کو مرے عشق میں حیراں ہو تو
رہبر کیا چاہیے مگر عشق میں پشیماں ہو تو

[illegible]

کوہکن کوہ کنی میں ہی ہوا آخر کار
جان شیریں میں لگد اپنی گیا آخر کار

[illegible]

انکساری سے غرض تھی نہ دم سرد کا نام
درد و سینہ کا سنا تھا نہ کبھی خواب میں نام

[illegible]

اس باغ و شجر کا ہی جسے دیں آب چھوا
ابر ساتھ وہ کہ اب وہ اکیلے میں ہوا

[illegible]

زہر قاتل ہو وہ جو دار ہو خنجر رو کو
اس سے بہتر ہو اگر قتل ہو تلوار و تو

[illegible]

سینکڑوں عاشق جانباز فدا تھے تجھ پر
یہ معلوم تھا میں ہی بیاں ہو نکا مقصد

[illegible]

پر معلوم تہا خود ہی ناز اٹھانا ہوگا
اور نقش ہجر میں یوں دل کو جلانا ہوگا

حیف نظارہ جانا نسے نہ میں سیر ہوا
اک عالم میری آنکھوں میں اندہیر ہوا

زخمی تیغ نگہ کرکے سسکتا چھوڑا
کام پورا نکیا مجکو تڑپتا چھوڑا

[illegible]

ہنستا رہتا تہا نہ غم میں کبہی تا رہتا
روز و شب بیچ بہولوں کی میں سوتا رہتا

اک نظر دیکہنے پائی نہ دل آزار کو ہم
ناگہاں مفت میں کہو بیٹہے دل زار کو ہم

حسن اس شہر میں سب خلق سے لاثانی ہے
ہر گلی اندام وہاں یوسف کنعانی ہے

[illegible]

ہو کے بیتاب زمیں پر میں گرا او سدم
دیکہہ یہ حال ہوئے سب دوست پُرنم چشم

رات دن چرچہ گھر اسی نہ میں تہا
عشق ہوتا کسی بیدرد سے قسمت میں تہا

گیارہ بارہ کا سن و سال تہا اس لڑکے کا
پر مہر لیکن نام تہا کہ آئی اس بدانداز کا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

خاطر اشا کہ ہوش کہیں تھے جو بن اوسکا
ہوش کہو تا تھا سبی کا رخ روشن اوسکا

سے مجھی بزم سنور سے وہ پھر ساتھہ چلا
ہاتھہ میں ڈالکی ہاتھہ اپنا کوئی اوتھہ چلا

دلبری سیکھہ لی جب [illegible]
غیر سے ملنی کا ہم پہ پس جو رکیا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کہاں سے مجھکو میاں نام تیا و اپنا
دولت خانہ کہاں ہے یہ دکہا دو اپنا

کرسے سیر جمن جب کہ لوگوں خوش ہو
مرجاتی پھر تو رقیب اپنی وطن ہو درد

دل مرا اپنی لوگوں تماشا دکیا کرتا تھا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وصل [illegible] صد الوسکا [illegible]
جو بن [illegible]

انکہہ لگتی ہی فلک [illegible] سپرد آنہ ہوا

[illegible]	[illegible]	[illegible]
دیکھیو کیا سنگا اور سر بکف بیان ہوگا / کچھ نہیں آئیگی آخر کو پشیمان ہوگا	جب یہ کہتے تو ہیں آپ دل ہر دم کرتی ہیں / ناشد گر اونکو لگاؤ تو ظلم یہ کہتے ہیں	آنکھیں مت موند ہو ہرگز کوئی نظارہ پذیر / سامنے پہ تیر چلاتی ہیں دل افگار و پذیر
[illegible]	[illegible]	[illegible]
بسیج محبت میں نہ اونکی جو مسلمان ہو / دیکھ مت انکو اگر صاحب ایمان ہے	آشنا اسکو ہو کس سے وفاداری کی / ان دل آزاروں نے کس سے دلآزاری کی	دلکو بکھری ہوئی وہ زلف جدا مانگی ہے / مانگ دیکھو تو خدا جانے وہ کیا مانگی ہے

غزل

تیری الفت کا جو احوال بیان ہوتا ہے — بلبلیں سنکے ہر ایک نالہ کنان ہوتا ہے

شعلۂ آتش فرقت تری جیسی بھڑکی — دل میں کیا میری دھواں دھار دھواں ہوتا ہے

حال فرقت اُنہیں کس طرح سناؤں جا کر — بات کرنا بھی مرا اُنکو گراں ہوتا ہے

اے صنم حق سے ڈرو بس نہ ستاؤ ہمکو — دل انسان ہی خالق کا مکان ہوتا ہے

مجھ سے ہی پہ جیا میں ہیں موقوف نسیم — عشق جو کرتا ہے رسوائے جہاں ہوتا ہے

تمام شد

نام کتب	قیمت	نام کتب	قیمت	نام کتب
دیوان مشتری	مر	کلیات مولوی غلام امام شہید	۲عہ؍	دیوان مخزن شوق
واسوخت حیرت	۱ر	کلیات نظم غالب	عہ؍	مثنوی دریای تعشق
واسوخت رنجش	۲ر	آب حیات	۸؍	دیوان واسیتین
واسوخت صفیر	۱ر	کلیات سعدی	۱۲؍	معراج نبوی
واسوخت [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	دیوان شایستہ پاسخ
[illegible]	۳ر	کلیات [illegible]	[illegible]	[illegible] الاشعار
[illegible] عشاق	۲ر	کلیات قلق دہلوی	۱۳ر	باغ بہار
دیوان صہبائی	۳ر	دیوان حیرت	۷ر	کلیات ناسخ
کلیات مرزا جلال	عہ؍	دیوان ذوق	۳ر	کلیات نظام رعنا

علم نجوم و جفر و منجم عالیجاہی

اگر اختران نیک خواہ تواند — ہمہ خاکیان خاک را تواند

علم نجوم جو نا امیدون کی ڈھارس افلاس زدہ و بیمار بیمارون کی توقع صحت مہجورون کی امید وصلت الو [illegible] قوت بازو و مبتلایان مقدمات بہر قدر ہمت ہی علی ہذا القیاس حضرات فنون کے اوستاد کامل مولوی سبحان صاحب [illegible] عالیجاہی مصنف شرح جامع جفر و حقایق النجوم و شرح سرخاب الرمل در مینولا فیروز آباد ضلع آگرہ محلہ [illegible] مین افروز ہین جنکی احکام نجوم ادرا اوسکی تصدیق یقین اکثر اخبارات مثل ستارہ ہند جلد ۱ نمبرہ مراد آباد و اخبار [illegible] جلد ۲ نمبر ۱۲ جنتری کوہ نور لاہور ۱۸۹۲ء تقویم اکبری ۱۸۹۳ و ۱۸۹۲ و سید محبوب علی برق اگرہ معتبر تقویم بمبئی [illegible] [illegible] صاحب لاہور وغیرہ مین طبع اور شائع ہوئی ہین پس جن صاحبون کو ضرورت ہو خود یا بذریعہ تحریر کی [illegible] کی سبیل کا استفسار کرین ہر ایک سوال کو حل کرنیکے معقول دلیل عقل ادیتا ہی حسب فرمایش جواب اور [illegible] زبان اردو فارسی عربی ہندی مین تحریر ہوتی ہین زایچہ سید ایش [illegible] مفصل حسب حیثیت [illegible]